قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 10؍ ستمبر 2022ء | 13؍ صفر 1444 ہجری قمری | 10؍ تبوک 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 193

ارشادِ باری تعالیٰ

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿۹﴾

(الدھر: 9)

ترجمہ: اور وہ کھانے کو، اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے، مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔

فرمان خلیفہ وقت

یہ جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے کہ جس حد تک توفیق ہے خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے اور جو وسائل میسر ہیں ان کے اندر رہ کر جتنی خدمت خلق اور خدمت انسانیت ہوسکتی ہے کرتے ہیں، انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی۔ تو احباب جماعت کو جس حد تک توفیق ہے بھوک مٹانے کے لئے، غریبوں کے علاج کے لئے، تعلیمی امداد کے لئے، غریبوں کی شادیوں کے لئے، جماعتی نظام کے تحت مدد میں شامل ہوکر بھی عہد بیعت کو نبھاتے بھی ہیں اور نبھانا چاہئے بھی۔ اللہ کرے ہم کبھی ان قوموں اور حکومتوں کی طرح نہ ہوں جو اپنی زائد پیداوار ضائع تو کر دیتی ہیں لیکن دُکھی انسانیت کے لئے صرف اس لئے خرچ نہیں کرتیں کہ ان سے ان کے سیاسی مقاصد اور مفادات وابستہ نہیں ہوتے یا وہ مکمل طور پر ان کی ہر بات ماننے اور ان کی Dictation لینے پر تیار نہیں ہوتے۔ اور سزا کے طور پر ان قوموں کو بھوکا اور ننگا رکھا جا رہا ہے اور ننگا رکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو پہلے سے بڑھ کر خدمت انسانیت کی توفق عطا فرمائے۔

یہاں ایک اور بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جماعتی سطح پر یہ خدمت انسانیت حسب توفیق ہو رہی ہے۔ مخلصین جماعت کو خدمت خلق کی غرض سے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے، وہ بڑی بڑی رقوم بھی دیتے ہیں جن سے خدمت انسانیت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں بھی اور ربوہ اور قادیان میں بھی واقفین ڈاکٹر اور اساتذہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ لیکن مَیں ہر احمدی ڈاکٹر، ہر احمدی ٹیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کرسکتا ہے، غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آسکتا ہے، ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آنے کی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا ان شاء اللہ۔ اگر آپ سب اس نیت سے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہوں کہ ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ ایک عہد بیعت باندھا ہے جس کو پورا کرنا ہم پر فرض ہے تو پھر دیکھیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کی کس قدر بارش ہوتی ہے جس کو آپ سنبھال بھی نہیں سکیں گے۔

(خطبہ جمعہ 12؍ ستمبر 2003ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- دل سے زباں تک (منظوم)
- ’’بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے‘‘
- ’’اپنے جائزے لیں‘‘
- سو سال قبل کا الفضل
- جماعت احمدیہ کا نظام خلافت
- پرتگال میں جماعت احمدیہ کا قیام

فرمانِ رسولؐ

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کہے گا۔ اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا جبکہ تو ساری دنیا کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تجھے پتہ نہیں چلا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو تُو نے اس کی عیادت نہیں کی تھی۔ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس پاتے۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو تو نے مجھے کھانا نہیں دیا۔ اس پر ابن آدم کہے گا۔ اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جب کہ تو تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھے یاد نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا تو تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو تم میرے حضور اس کا اجر پاتے۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ ابن آدم کہے گا۔ اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو ہی سارے جہانوں کا رب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا۔ مگر تم نے اسے پانی نہ پلایا۔ اگر تم اس کو پانی پلاتے تو اس کا اجر میرے حضور پاتے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل عیادۃ المریض حدیث 2569)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

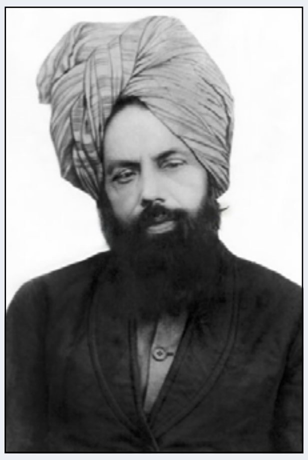

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے

’’یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔ اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے (سبحانہ تعالیٰ شانہ)۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (الدھر: 9) وہ اسیر اور قیدی جو آتے تھے اکثر کفار ہی ہوتے تھے۔ اب دیکھ لو کہ اسلام کی ہمدردی کی انتہا کیا ہے۔ میری رائے میں کامل اخلاقی تعلیم بجز اسلام کے اور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوئی۔ مجھے صحت ہو جاوے تو میں اخلاقی تعلیم پر ایک مستقل رسالہ لکھوں گا کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ میرا منشا ہے وہ ظاہر ہو جاوے اور وہ میری جماعت کے لئے ایک کامل تعلیم ہو اور ابتغاء مرضات اللہ کی راہیں اس میں دکھائی جائیں۔ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں آئے دن یہ دیکھتا اور سنتا ہوں کہ کسی سے یہ سرزد ہوا اور کسی سے وہ۔ میری طبیعت ان باتوں سے خوش نہیں ہوتی۔ میں جماعت کو ابھی اس بچہ کی طرح پاتا ہوں جو دو قدم اٹھاتا ہے تو چار قدم گرتا ہے۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کو کامل کر دے گا۔ اس لیے تم بھی کوشش، تدبیر، مجاہدہ اور دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے کیونکہ اس کے فضل کے بغیر کچھ بنتا ہی نہیں۔ جب اس کا فضل ہوتا ہے تو وہ ساری راہیں کھول دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 218-220 ایڈیشن 1988ء)

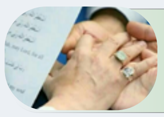

دربارِ خلافت

اس بات کو یاد رکھیں کہ دعوتِ الی اللہ، اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس اس حوالے سے میں آسٹریلیا کی جماعت کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس بات کو یاد رکھیں کہ دعوتِ الی اللہ، اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے لیکن اس کے لئے، اس کے ساتھ اور اس کام کو کرنے کے لئے اپنے عمل اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے اور کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا نمونہ دکھانے کی ضرورت ہے۔ یہ ملک جس کی آبادی 23 ملین کے قریب ہے لیکن رقبے کے لحاظ سے بہت وسیع ہے، بلکہ برّاعظم ہے لیکن بہرحال آبادی اتنی زیادہ نہیں ہے اور چند شہروں تک محدود ہے۔ بے شک بعض شہروں کا فاصلہ بھی بہت زیادہ ہے لیکن جیسا کہ میں نے جلسہ پر بھی کہا تھا کہ لجنہ، خدام اور انصار اور جماعتی نظام کو تبلیغ کے کام کی طرف بھرپور توجہ دینی چاہئے۔ ہمارا کام پیغام پہنچانا ہے، نتائج پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر ہم اپنے کام کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کریں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ نتائج بھی پیدا ہوں گے۔ کوئی ہمیں یہ نہ کہے کہ ہم تو جماعت احمدیہ کو جانتے نہیں۔ اتفاق سے میں نے عید والے دن یہاں سے جو ایم ٹی اے سٹوڈیو کا پروگرام آرہا تھا دیکھا، تو ہمارے نائب امیر صاحب جو ہیں، خالد سیف اللہ صاحب، یہ بتا رہے تھے کہ 1989ء میں، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے عید اور جمعہ یہاں پڑھایا اور مسجد بہت بڑی لگ رہی تھی اور زیادہ سے زیادہ اڑھائی سو کے قریب یہاں آدمی تھے، اور اب اُن کے خیال کے مطابق اڑھائی ہزار کے قریب ہیں۔ اُس وقت تو میرا بھی فوری ردّعمل یہی تھا کہ الحمد للہ۔ اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ تعداد بڑھائی۔ لیکن جب میں نے سوچا تو ساتھ ہی فکر بھی پیدا ہوئی کہ تقریباً چوبیس سال کے بعد یہ تعداد بھی زیادہ تر پاکستان اور فجی سے آنے والوں کی ہے۔ تبلیغ سے شاید دو چار احمدی ہوئے ہوں اور وہ بھی سنبھالے نہیں گئے۔ چوبیس سال میں یہاں کے لوکل، مقامی چوبیس احمدی بھی نہیں بنائے گئے۔ یعنی سال میں ایک احمدی بھی نہیں بنا۔ یہ تعداد جو بڑھی ہے، وہ یہاں کی تعداد میں اضافہ پاکستان اور فجی کی تعداد میں کمی کی وجہ سے ہوا ہے۔ آسٹریلیا کی جماعت کی کوشش سے نہیں ہوا۔ پس ہمیں حقائق سے آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں اور ان کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ یہ فکر کی بات ہے۔ کم از کم میرے لئے تو یہ بہت فکر کی بات ہے۔ اسی طرح لوکل لوگوں کے علاوہ یعنی جو لوگ شروع میں یہاں آ کر آباد ہوئے، جو اَب اپنے آپ کو آسٹریلین کہتے ہیں، اُن کے علاوہ مقامی آبادی جو پہلے کی ہے، نیٹو (Native) ہیں، اُن کے علاوہ بھی یہاں عرب اور دوسری قومیں بھی آباد ہوئی ہیں۔ اُن میں بھی تبلیغ کی ضرورت ہے۔ باقاعدہ plan کر کے پھر تبلیغ کی مہم کرنی چاہئے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ آسٹریلین لوگوں میں سننے کا حوصلہ بھی ہے اور بات کرنا چاہتے ہیں اور خواہش کرتے ہیں۔ اگر تعلقات بنا کر، رابطے کر کے ان تک پہنچا جائے تو کچھ نہ کچھ سعید فطرت لوگ ضرور ایسے نکلیں گے جو حقیقی دین کو قبول کرنے والے ہوں گے۔ ہر طبقے کے لوگوں تک اسلام کا امن اور محبت اور بھائی چارے کا پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے۔ میلبرن میں جو بعض لوگ مجھے ملے، وہ احمدیوں کو تو جانتے ہیں جن کی دوستیاں ہیں لیکن اکثر اُن میں سے ایسے تھے جن کو اسلام کے حقیقی پیغام کا پتہ نہیں تھا۔ وہ احمدیوں کو ایک تنظیم سمجھتے ہیں، اچھے اخلاق والے سمجھتے ہیں، لیکن اسلام کا بنیادی پیغام اُن تک نہیں پہنچا ہوا۔ پس اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

ایک مخلص دوست کو جلسہ پر انعام دیا گیا کہ باوجود معذوری کے انہوں نے اسلام کا امن کے پیغام کا جو فلائر تھا وہ بیس ہزار کی تعداد میں تقسیم کیا۔ اب آپ کہتے ہیں کہ پورے ملک میں آپ چار ہزار کے قریب ہیں، ویسے میرا خیال ہے اس سے زیادہ ہیں۔ اگر اس سے نصف لوگ یعنی دو ہزار لوگ پانچ ہزار کی تعداد میں بھی فلائر تقسیم کرتے تو دس ملین تقسیم ہوسکتا تھا۔ گویا آسٹریلیا کی آدھی آبادی جو ہے اُس تک اسلام کا امن کا پیغام پہنچ سکتا تھا اور اسلام کی جو صحیح تصویر ہے ایک سال میں پھیلائی جا سکتی تھی۔ پھر تبلیغ کے لئے اگلا پمفلٹ تیار ہوتا، بلکہ اس کا چوتھا حصہ بھی اگر ہم تقسیم کرتے، بلکہ دسواں حصہ بھی تقسیم کرتے تو میڈیا کو توجہ پیدا ہو جاتی ہے، پھر اخبارات ہی اس پیغام کو اٹھا لیتے ہیں۔ اور کئی ملکوں میں اس طرح ہوا ہے۔ امریکہ جیسے ملک میں بھی اس طرح ہوا ہے۔ اور باقی کام ان کے ذریعہ سے ہو جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے میڈیا سے تعلقات بیشک اچھے ہیں، اور توجہ تو ہے لیکن اس کو اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کے لئے استعمال ہونا چاہئے۔ یہاں بہت سے بڑی عمر کے لوگ بھی جو آئے ہوئے ہیں اور مختلف ملکوں میں بھی آئے ہوئے ہیں اُن کو بھی مَیں یہی کہتا ہوں اور یہاں بھی یہی کہوں گا کہ ان کے پاس کام بھی کوئی نہیں ہے، گھر میں فارغ بیٹھے ہیں، اپنا وقت وقف کریں اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کریں۔ جماعت کا لٹریچر ہے، لے جائیں، تقسیم کریں، تبلیغ کریں۔

(خطبہ جمعہ 18/ اکتوبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

دل سے زباں تک

(کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

کیا موج تھی جب دل نے جپے نام خدا کے
اِک ذکر کی دھونی مرے سینے میں رَما کے

آہیں تھیں کہ تھیں ذکر کی گھنگھور گھٹائیں
نالے تھے کہ تھے سیلِ رواں حمد و ثنا کے

سکھلا دیئے اُسلوب بہت صبر و رضا کے
اب اور نہ لمبے کریں دن کرب و بلا کے

اُکسانے کی خاطر تیری غیرت تیرے بندے
کیا تجھ سے دُعا مانگیں ستم گر کو سُنا کے

رکھ لاج کچھ اِن کی مرے ستار کہ یہ زخم
جو دل میں چھپا رکھے ہیں پتلے ہیں حیا کے

لاکھوں مرے پیارے تیری راہوں کے مسافر
پھرتے ہیں ترے پیار کو سینوں میں بسا کے

ہیں کتنے ہی پابندِ سلاسل وہ گنہگار
نکلے تھے جو سینوں پہ ترا نام سجا کے

میں اُن سے جدا ہوں مجھے کیوں آئے کہیں چین
دل منتظر اُس دن کا کہ ناچے اُنہیں پا کے

عشاق ترے جن کا قدم تھا قدمِ صدق
جاں دے دی نبھاتے ہوئے پیمان وفا کے

چھت اُڑ گئی سایہ نہ رہا کتنے سروں پر
اَرمانوں کے دن جاتے رہے پیٹھ دکھا کے

(کلام طاہر ایڈیشن 2004ء صفحہ 23-25)

اداریہ

”بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے“

جلسہ سالانہ برطانیہ 2022ء کے موقع پر دوسرے روز مستورات کے سیشن میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی موجودگی میں عزیزہ رضوانہ احمد نے حضرت مصلح موعودؓ کا کلام ”بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے“ جس الحاح، سوز اور اللہ کے حضور جس فروتنی وعاجزی سے پڑھا وہ ہر سامع کے دل میں اتر کر اپنے خالق حقیقی کے حضور دعا بن کر التجاء کرنے لگا۔

اس منظوم کلام کا طبیعت پر اس قدر اثر ہے کہ سوچا اپنے پیارے اور معزز قارئین کو بھی اپنے ساتھ لے کر چلوں سو یہ منظوم کلام پیش ہے۔ اس دعائیہ کلام کو روزانہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ اللہ کرے یہ تمام دعائیں ہم میں سے ہر ایک کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین

بڑھتی رہے خدا کی محبت خداکرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خداکرے

توحید کی ہو لب پہ شہادت خداکرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خداکرے

پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خداکرے
سرزد نہ ہو کوئی بھی شرارت خداکرے

حاکم رہے دلوں پہ شریعت خداکرے
حاصل ہو مصطفٰےؐ کی رفاقت خداکرے

مٹ جائے دل سے زنگِ رذالت خداکرے
آجائے پھر سے دورِ شرافت خداکرے

مل جائیں تم کو زہد و امانت خداکرے
مشہور ہو تمہاری دیانت خداکرے

بڑھتی رہے ہمیشہ ہی طاقت خداکرے
جسموں کو چھو نہ جائے نقاہت خداکرے

مل جائے تم کو دین کی دولت خداکرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خداکرے

ٹل جائے جو بھی آئے مصیبت خداکرے
پہنچے نہ تم کو کوئی اذیت خداکرے

منظور ہو تمہاری اطاعت خداکرے
مقبول ہو تمہاری عبادت خداکرے

سن لے ندائے حق کو یہ اُمت خداکرے
پکڑے بزور دامنِ ملت خداکرے

چھوٹے کبھی نہ جامِ سخاوت خداکرے
ٹوٹے کبھی نہ پائے صداقت خدا کرے

راضی رہو خدا کی قضا پہ ہمیش تم
لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خداکرے

احسان و لطفِ عام رہے سب جہان پر
کرتے رہو ہر اک سے مروت خداکرے

گہوارۂ علوم تمہارے بنیں قلوب
پھٹکے نہ پاس تک بھی جہالت خداکرے

بدیوں سے پہلو اپنا بچاتے رہو مدام
تقویٰ کی راہیں طے ہوں بعُجلت خداکرے

سننے لگے وہ بات تمہاری بذوق و شوق
دنیا کے دل سے دور ہو نفرت خداکرے

اخلاص کا درخت بڑھے آسمان تک
بڑھتی رہے تمہاری ارادت خداکرے

پھیلاؤ سب جہان میں قولِ رسولؐ کو
حاصل ہو شرق وغرب میں سَطوَت خداکرے

پایاب ہو تمہارے لیے بحرِ معرفت
کھل جائے تم پہ رازِ حقیقت خداکرے

اُٹھتا ہے ترقی کی جانب قدم ہمیش
ٹوٹے کبھی نہ تمہاری ہمت خدا کرے

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

سایہ فگن رہے وہ تمہارے وجود پر
شامل رہے خدا کی عنایت خدا کرے

زندہ رہیں علوم تمہارے جہان میں
پائندہ ہو تمہاری لیاقت خدا کرے

سو سو حجاب میں بھی نظر آئے اُس کی شان
تم کو عطا ہو ایسی بصیرت خدا کرے

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

قرآن پاک ہاتھ میں ہو دل میں نور ہو
مل جائے مومنوں کی فراست خدا کرے

دجال کے بچھائے ہوئے جال توڑ دو
حاصل ہو تم کو ایسی ذِہانت خدا کرے

پرواز ہو تمہاری نُہ افلاک سے بلند
پیدا ہو بازوؤں میں وہ قوت خدا کرے

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نورِ نبوت خدا کرے

قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان پر
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ
ہوں تم سے ایسے وقت میں رُخصت خدا کرے

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

(کلام محمود صفحہ 252-253)

(ابو سعید)

نیاز احمد نائک۔ استاد جامعہ احمدیہ قادیان

’’اپنے جائزے لیں‘‘

از ارشادات خطبات مسرور جلد 5

قسط 4

(اس عنوان کے تحت حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات قارئین کی خدمت میں قسط وار پیش کئے جا رہے ہیں)

ایک دعا اور عہد جو نفس کے جائزے لینے کی طرف متوجہ کرتا ہے

ایک دعا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی۔ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دعا کی اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کا علم رکھنے والے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرا بندہ اور رسول ہے۔ اگر تو نے مجھے میرے نفس کے سپرد کر دیا تو وہ مجھے برائی کے قریب کر دے گا اور نیکی سے دور کر دے گا اور مَیں صرف تیری رحمت پر ہی بھروسہ کر سکتا ہوں۔ پس تو میرے لئے اپنے پاس ایک وعدہ لکھ رکھ جسے تو میرے لئے قیامت کے دن پورا کرے۔ یقیناً تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ جس شخص نے یہ دعا کی اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے قیامت کے دن یہ فرمائے گا کہ میرے بندے نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا پس اسے اس کے لئے پورا کر دو۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 95 مسند عبداللہ بن مسعودؓ حدیث نمبر 3916 ایڈیشن 1998ء بیروت)

تو یہ دعا، ایک عہد، اس طرف بھی توجہ دلانے والا ہے کہ اپنے نفس کا بھی جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اللہ کے فضل اور رحم کی جب بھیک مانگ رہا ہے تو ایسے اعمال کی طرف بھی عموماً توجہ رہنی چاہئے جو اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہوں، اس کے بعد اگر کوئی کمیاں، خامیاں رہ جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے لیکن اصرار کر کے اگر کوئی صرف یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بھیک مانگتا ہوں اور زور ظلموں پر ہو، اس کے حکموں سے پیچھے ہٹنے والا ہو تو یہ پھر اس زُمرہ میں نہیں آئے گا۔ کیونکہ پہلے ہی کہا ہے کہ مَیں نفس کے سپرد نہ ہو جاؤں اور اگر یہ دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نیکیاں کرنے کی بھی توفیق ملتی چلی جائے گی۔

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 40)

آج بھی اگر ہم جائزہ لیں تو کسی نہ کسی رنگ میں شیطان حسد اور بغض کے جذبات بہت سوں کے دلوں میں پیدا کرتا ہے

ایک حدیث میں آتا ہے، حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ’’تم سے پہلی قوموں کی بیماریاں تم میں آہستہ آہستہ داخل ہو رہی ہیں۔ یعنی بغض اور حسد‘‘

اب یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اگر اس زمانے میں بھی غور کریں تو یہ چیزیں بھی دوبارہ داخل ہو رہی ہیں بلکہ ایک انتہا کو پہنچی ہوئی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس پیغام کو لے کے آئے تھے اس میں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف جو توجہ تھی اس میں بھی بغض اور حسد ایک بہت بڑی چیز ہے جو حقوق ادا نہ کرنے کی ایک وجہ بنتی ہے۔ تو جماعت کو ہمیشہ اس سے محفوظ رہنا چاہئے۔

فرمایا کہ... یہ بیماریاں تم میں آہستہ آہستہ داخل ہو رہی ہیں یعنی بغض اور حسد۔ ’’بغض مونڈھ دینے والی ہے۔ فرمایا: بالوں کو مونڈھنے والی نہیں بلکہ دین کو مونڈھنے والی۔ بُغض ایسی چیز ہے جو تمہارے دین کو ختم کر دے گی۔ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک کامل ایمان نہ لے آؤ اور اس وقت تک کامل ایمان نہیں لا سکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ اور کیا مَیں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس محبت کو تم میں مضبوط کر دے گی، وہ بات یہ ہے کہ تم آپس میں سَلَام کو رواج دو۔‘‘

(الترغیب والترھیب جزء 3 الترغیب فی افشاء السلام و ما جاء فی فضلہ... حدیث نمبر 3978 صفحہ 371-372)

پس جیسا کہ مَیں نے کہا آج بھی اگر ہم جائزہ لیں تو کسی نہ کسی رنگ میں شیطان حسد اور بغض کے جذبات بہت سوں کے دلوں میں پیدا کرتا ہے۔ پس کتنی بدنصیبی ہے کہ زمانے کے امام کو مان کر بھی ہم بعض حرکتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے بن جائیں۔

پس اللہ تعالیٰ کی سلامتی حاصل کرنے کے لئے، اللہ اور رسولؐ نے یہی راستہ بتایا ہے کہ سلام کو رواج دو۔ اس سے آپس میں دلوں کی کدورتیں بھی دور ہوں گی، محبت بھی بڑھے گی، عفو اور درگزر کی عادت بھی پیدا ہو گی اور پھر اس سے معاشرے میں ایک پیار اور محبت کی فضا پیدا ہو جائے گی جو کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک بڑا اہم حکم ہے جس سے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ پیدا ہو جائے گی۔

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 196)

غریب ملکوں میں اگر جائزہ لیں تو ایسے یتیم ہیں جو غیر تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے ناجائز کاموں کے مرتکب ہوتے ہیں

بعض عہدیداروں کے بارے میں بھی شکایات ہوتی ہیں کہ بیوی بچوں سے اچھا سلوک نہیں ہوتا۔ پہلے بھی مَیں ذکر کر چکا ہوں، اس ظلم کی اطلاعیں بعض دفعہ اس کثرت سے آتی ہیں کہ طبیعت بے چین ہو جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا انقلاب پیدا کرنے آئے تھے اور بعض لوگ آپؑ کی طرف منسوب ہو کر بلکہ جماعتی خدمات ادا کرنے کے باوجود، بعض خدمات ادا کرنے میں بڑے پیش پیش ہوتے ہیں اس کے باوجود، کس کس طرح اپنے گھر والوں پر ظلم روا رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ رحم کرے اور ان لوگوں کو عقل دے۔ ایسے لوگ جب حد سے بڑھ جاتے ہیں اور خلیفۂ وقت کے علم میں بات آتی ہے تو پھر انہیں خدمات سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے۔ پھر شور مچاتے ہیں کہ ہمیں خدمات سے محروم کر دیا تو یہ پہلے سوچنا چاہئے کہ ایک عہدیدار کی حیثیت سے ہمیں احکام قرآنی پر کس قدر عمل کرنے والا ہونا چاہئے۔ سلامتی پھیلانے کے لئے ہمیں کس قدر کوشش کرنی چاہئے۔

پھر اسی آیت میں ایک یہ حکم ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یتیموں سے بھی احسان کا سلوک کرو کیونکہ یہ معاشرے کا کمزور طبقہ ہے پھر فرمایا مسکینوں سے بھی حسن سلوک کرو۔ یہ دونوں طبقے یعنی یتیم اور مسکین معاشرے کے کمزور ترین طبقے ہیں ان کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ اگر ان پر ظلم ہو رہا ہے تو ان کے خلاف کوئی آواز اٹھانے والا نہیں ہوتا اور پھر بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ یہ کمزور طبقے ردّ عمل کے طور پر پھر فساد کی وجہ بنتے ہیں۔ اور فساد کی وجہ اس طرح ہے کہ پہلے چھوٹی چھوٹی باتوں اور برائیوں میں ملوث ہوتے ہیں اپنے حقوق حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں۔ پھر مفاد اٹھانے والے گروہ ان لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ معاشرے کے خلاف ان کے ذہنوں میں زہر بھرتے ہیں۔ ایسا مایوس طبقہ جس کے حقوق ردّ کئے گئے ہوں، پھر یہ جائز سمجھتا ہے کہ جو کچھ بھی وہ اپنا حق لینے کے لئے کر رہا ہے، وہ جو مرضی چاہے حرکتیں کر رہا ہو وہ ٹھیک کر رہا ہے۔ اس کو یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کے یہ ہمدرد ہی اس کے خیر خواہ ہیں جو حقیقت میں اس کو معاشرے میں فساد پھیلانے کے لئے استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ **غریب ملکوں میں اگر جائزہ لیں تو ایسے یتیم جن کے خاندانوں نے، ان کے عزیزوں نے ان کا خیال نہیں رکھا یا اس حیثیت میں نہیں کہ** خیال رکھ سکیں خود بھی غربت نے انہیں پیسا ہوا ہے ایسے محروم بچے پھر تربیت کے فقدان کی وجہ سے بلکہ مکمل طور پر جہالت میں پڑ جانے کی وجہ سے تعمیری کام نہیں کر سکتے اور پھر ان لوگوں کے ہاتھ میں چڑھ جاتے ہیں جو ان سے ناجائز کام کرواتے ہیں۔

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 228)

بعض آسودہ حال کو بخل کی وجہ سے کبھی خیال نہیں آتا کہ اپنے قریبی عزیزوں کی مالی ضرورت کا جائزہ لیں

کسی بھی معاشرے میں نسبتی لحاظ سے بھی اور واضح فرق کے لحاظ سے بھی امیر لوگ بھی ہوتے ہیں اور غریب بھی ہوتے ہیں۔ ضرورت مند بھی ہوتے ہیں اور دوسروں کی ضرورتیں پوری کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ بعض مالی کشائش ہونے کے باوجود طبیعتوں کے بخل کی وجہ سے نہ دینی ضرورتوں پر خرچ کرتے ہیں اور نہ ہی ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے پر یہاں تک کہ اپنے قریبی عزیزوں سے حُسنِ سلوک سے بھی بالکل بے پرواہ ہوتے ہیں۔ **کبھی خیال نہیں آتا کہ ان کی مالی ضرورت کا جائزہ لے کر اس مال میں سے جو خدا تعالیٰ نے انہیں دیا ہے ان پر بھی کچھ** خرچ کر سکیں۔ نتیجۃً بعض اوقات پھر رشتوں میں ایسی دراڑیں پڑنی شروع ہوتی ہیں اور بڑھتے بڑھتے اس حد تک چلی جاتی ہیں کہ رشتوں کا احساس ہی ختم ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ غریب رشتہ داروں کو تکلیف میں جب ضرورت ہوتی ہے اور جب ان کی ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں، ان کے قریبی عزیز ضرورتیں پوری نہیں کرتے تو یہ باتیں اس حد تک بڑھ جاتی ہیں کہ پھر نفرتیں پنپنے لگتی ہیں۔ گو ایک مومن کا شیوہ نہیں کہ کسی دوسرے کی آسودگی اس کے دل میں حسد اور نفرت کے جذبات پیدا کرے۔ ہر اس شخص کو جو

مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اپنے آپ کو ایسے جذبات سے پاک رکھنا چاہئے اور یہی ایک مؤمن کی شان ہے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اِلّا ماشاء اللہ جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی برکت سے اس قسم کے خیالات رکھنے والے اور دوسروں کی دولت پر نظر رکھنے والے نہیں ہیں، یا جیسا کہ مَیں نے کہا بہت کم ہوں گے، اِکّا دُکّا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا غریب طبقہ، جو کم وسائل والا طبقہ ہے وہ دوسرے کے پیسوں کو دیکھنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنتے ہوئے، اپنی طاقت سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانیاں کرنے والا ہے۔ اور اگر گہرائی میں جاکر جائزہ لیا جائے **تو مالی لحاظ سے کمزور احمدی کا معیار قربانی یعنی اس کی آمد کی نسبت سے قربانی کا جو اس کا معیار ہے وہ اپنے آسودہ حال بھائیوں سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔** بہرحال جو لوگ خوشحال ہیں، یا نسبتاً زیادہ بہتر حالت میں ہیں، ان کو اپنے ان عزیزوں کا جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں، خیال رکھنا چاہئے کیونکہ آپس میں محبت پیار بڑھانے کا یہ بہت بڑا ذریعہ ہے۔

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 236)

گزشتہ 100سال کا جائزہ لیں تو زلزلوں اور آسمانی آفات کی تعداد گزشتہ کئی 100سال سے زیادہ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی، پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 268 مطبوعہ لندن)

گزشتہ **100سال کا جائزہ لیں** تو زلزلوں اور آسمانی آفات کی تعداد گزشتہ کئی 100سال سے زیادہ ہے۔ گزشتہ گیارہ بارہ سو سال میں اتنی آفات نہیں آئیں جتنی گزشتہ 100سال میں آئی ہیں۔ اس سال بھی کئی زلزلے اور طوفان آئے اور دنیا میں کئی جگہ آئے، یہ انسان کو وارننگ ہے کہ خدا کو پہچانو۔ ہر احمدی کا کام ہے کہ جہاں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے دنیا کو بھی بتائے کہ ان آفات سے بچنے کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ ایک خدا کو پہچانو اور اس کے پیاروں کو ہنسی ٹھٹھے کا نشانہ نہ بناؤ۔

ساری دنیا میں اس سال چند مہینوں میں جو قدرتی آفات آئی ہیں، ان کا مختصر جائزہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں، کبھی یہ نہیں ہوا کہ چند ماہ میں دنیا کا ہر خطہ کسی نہ کسی آفت کی لپیٹ میں آ گیا ہو لیکن اس سال آپ دیکھیں گے کہ ہر جگہ آفات آ رہی ہیں۔ ان کو بتائیں کہ اب بھی وقت ہے کہ انسان خدا کو پہچانے۔ یہ چھوٹے درجہ کی جو آفات ہیں یہ انتہائی درجہ کی بھی ہوسکتی ہیں۔

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 348)

مومن گزشتہ قوموں کے عذاب کے واقعات پڑھ کر اپنے جائزے لیتا ہے

اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّمَنۡ خَافَ عَذَابَ الۡاٰخِرَۃِ ذٰلِکَ یَوۡمٌ مَّجۡمُوۡعٌ ۙ لَّہُ النَّاسُ وَذٰلِکَ یَوۡمٌ مَّشۡہُوۡدٌ (ہود:104) یقینا اس بات میں ایک عظیم نشان ہے اس کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو۔ یہ وہ دن ہے جس کے لئے لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور یہ وہ دن ہے جس کی شہادت دی گئی ہے۔

پس جب ایک مومن ان واقعات کو پڑھتا ہے جو پہلی قوموں پر ہو چکے ہیں۔ یعنی ان کے ظلموں اور زیادتیوں کی وجہ سے ان پر عذاب آئے یا ان آیات کو پڑھتا ہے جن میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ مَیں ظلم و زیادتی کرنے والوں کو پکڑوں گا اور آخرت کا عذاب بہت سخت عذاب ہے تو ایک مومن کی روح کانپ جاتی ہے وہ اپنی اصلاح کی مزید کوشش کرتا ہے۔ ہر قسم کے ظلم سے اپنے آپ کو دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ بلکہ ایک مومن کی تو یہ شان ہے اور آنحضرتؐ نے ہمیں یہی سکھایا ہے اور یہی اُسوہ ہمارے سامنے پیش فرمایا کہ جب بادل یا آندھی وغیرہ آتے تھے اور جب آپؐ اُن کو دیکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ سے اس کے شر سے بچنے کے لئے دعا کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعا کیا کرتے تھے۔ **پس مومن ان سب باتوں کو دیکھ کر اپنا جائزہ لیتے ہیں اور ان میں خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔** عذاب اور پہلے واقعات، یہی چیز ہے جو مومن کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

اللہ کرے کہ آنحضرتؐ کی اُمّت کا ہر فرد، آپؐ سے منسوب ہونے والا ہر شخص اس حقیقت کو دل کی گہرائی سے سمجھنے والا ہو کہ ظلم و تعدی اور حد سے بڑھی ہوئی نافرمانی اور بغاوت اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو توڑ مروڑ کر اپنے مقصد کے لئے استعمال کرنا خدا کے ہاں قابل مؤاخذہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم احمدیوں کو بھی سب سے بڑھ کر ان باتوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 531)

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

11 ستمبر 1922ء یومِ دو شنبہ (سوموار)

مطابق 18 محرم الحرام 1341 ہجری

صفحہ 3 اور 4 پر ’’غیر مبائعین و ہجرت‘‘ کے نام سے مضمون شائع ہوا ہے جس میں اہلِ پیغام کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اس مضمون کا پس منظر یہ ہے کہ 23 اگست 1922ء کو ’’پیغام‘‘ اخبار میں ’’ہجرت‘‘ کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل شائع ہوا۔ اس آرٹیکل کو پڑھ کر ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی قائم فرمودہ خلافت کے بالمقابل انسانوں کے ہاتھوں سے قائم کردہ امارت کی حیثیت یوں ہی ہے گویا

خدا کے قول سے قولِ بشر کیوں کر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

پس منظر کچھ یوں ہے کہ دو تین سال قبل اسی اخبار ’’پیغام‘‘ میں ہندوستان کے مسلمانوں کا نقل مکانی کر کے افغانستان جانے کو ایک نہایت بابرکت ہجرت قرار دیا گیا اور مولوی صدر الدین صاحب کی ایک تقریر کا ذکر کیا گیا جس میں انہوں نے کہا کہ ’’میں تو یہ کہتا ہوں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے بعد اگر کسی کو اس سنت (ہجرت) پر عمل کرنے کا پہلا موقع ہے تو وہ مسلمانانِ ہند ہیں۔‘‘

(پیغام 25 جولائی 1920ء)

مزید طرفہ یہ کہ کچھ روز بعد اسی اخبار میں حضرت مسیحِ موعودؑ کے الہام ’’داغِ ہجرت‘‘ کو اس ترکِ وطن کی تحریک پر چسپاں کر دیا گیا۔ چنانچہ پیغام نے اس الہام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ ’’موجودہ واقعات نے ثابت کر دیا کہ داغِ ہجرت کے الفاظ کے اندر ان حرمان نصیب مسلمانوں کی الم ناک، یاس انگیز و درد افزاء داستان مرکوز ہے۔ جنہیں حال ہی میں واقعاتِ پیش آمدہ کی بناء پر اپنے وطن مالوف، اپنے عزیز و اقارب، اپنی جائیداد و املاک کو خیرباد کر کے ایک غیر ملک کی طرف رخ کرنا پڑا۔‘‘

(پیغام 8 اگست 1920ء)

تاہم بعد ازاں جب اس نقل مکانی اور ترکِ وطن کے بد اثرات کا مشاہدہ کیا تو اسی اخبار ’’پیغامِ صلح‘‘ نے قلابازی کھاتے ہوئے اسے ایک نقصان دہ عمل لکھنا شروع کر دیا۔ چنانچہ لکھا کہ ’’جو نتائج اس سے پیدا ہوئے۔ مسلمانوں کی ہزار ہا روپیہ کی املاک کی تباہی، ان کی خانمان بربادی اور باحسرت و یاس واپسی کے جو مناظر دیکھنے میں آئے وہ ابھی بھولے نہیں۔۔۔۔۔۔۔ ان نتائج کے ذمہ دار وہ لوگ ہیں جنہوں نے بلا سوچے سمجھے یا خاص اغراض کے ماتحت اس آواز کو اٹھایا۔ انہوں نے نہ کسی نظام کی پرواہ کی اور نہ مسلمانوں کے خاص حالات پر غور کیا اور اندھا دھند انہیں تباہی کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔ فتووں پر فتوے دیئے گئے اور اتنا نہ سوچا گیا کہ آخر جس جگہ یہ جائیں گے ان کے رہنے، ان کے معاش اور ضروریاتِ زندگی کا بھی کوئی سامان ہوگا اور سب سے بڑھ کر انہوں نے کوئی غور اس بات پر نہ کی کہ اس ہجرت کا نتیجہ آخر سوائے اس کے کیا ہو گا کہ ہندوستان سے مسلمانوں کی رہی سہی تعداد بھی نابود ہو جائے گی۔‘‘

(پیغام 23/ اگست 1922ء)

اخبار الفضل نے اس دو رُخی پر تحریر کیا کہ ’’کیا ہی پُرلطف ماجرا ہے۔ مولوی صدر الدین صاحب کے نزدیک تیرہ سو سال کے عرصہ میں جو سعادت صرف مسلمانانِ ہند کے حصہ میں آئی تھی اور خود پیغام نے جس کا اعلان کیا تھا۔ اسی کو اب پیغامِ صلح تمام تاریخِ اسلام میں ایک نہایت ہی افسوسناک واقعہ قرار دیتا ہے اور اس کے محرکوں کو بے رحم ٹھہراتا ہے۔ بلکہ ان کے متعلق یہاں تک کہتا ہے کہ ’’اس سے بڑھ کر اور کیا خواہش ایک دشمنِ اسلام کی ہوسکتی ہے‘‘۔ گویا انہیں دشمنِ اسلام قرار دیتا ہے۔۔۔ بات یہ ہے کہ جو لوگ دین کو دنیا کے لیے چھوڑ دیتے ہیں اُن کی کوئی بھی بات ٹھکانے کی نہیں ہوتی۔ وہ وقت کے بندے ہوتے ہیں۔ جیسا موقع دیکھتے ہیں ویسے بن جاتے ہیں۔ یہی حال غیر مبائعین کا ہے۔‘‘

THE ALFAZL QADIAN
الفضل

صفحہ 5 اور 6 پر حضرت مصلح موعودؓ کا ارشاد فرمودہ ایک خطبہ نکاح درج ہے جو آپؓ نے 21 جولائی 1922ء کو ارشاد فرمایا۔

صفحہ 6 اور 7 پر حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحبؓ ناظر امورِ عامہ کی جانب سے ایک تفصیلی رپورٹ شائع ہوئی جس میں مقدمہ مالابار کا ذکر کیا ہے۔ اس مقدمہ میں مدراس کی ہائیکورٹ نے جماعتِ احمدیہ کو امتِ اسلام کا ایک فرقہ قرار دیا تھا۔ اس مقدمہ کی کچھ تفصیل 4 ستمبر 1922ء کو شائع ہوئی تھی۔ جس کا ذکر الفضل آن لائن میں 3 ستمبر کے شمارہ کے مضمون میں ذکر کیا گیا ہے۔

مذکورہ اخبار کے مفصل ملاحظہ کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19220911.pdf

ابو ہشام بن ولی

جماعت احمدیہ کا نظام خلافت

قسط 2

(تسلسل کے لئے دیکھیں الفضل آن لائن مؤرخہ 3 ستمبر 2022ء)

خلیفہ کا مقام اور مرتبہ

روحانی دنیا میں سب سے اعلیٰ وارفع اور بڑا مقام نبی اور رسول کا ہوتا ہے۔خلیفہ چونکہ نبی کا جانشین اور قائمقام ہوتا ہے اور نبی کے انوار و برکات خلیفہ میں منعکس ہوتے ہیں اور خلیفہ کا وہی کام ہوتا ہے۔جو نبی کا ہوتا ہے۔لہٰذا نبی کے بعد خلیفہ کا مقام ہوتا ہے۔

حضرت سید شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ نے اپنی مشہور کتاب ’’منصب امامت‘‘میں خلافت راشدہ کے مقام و مرتبہ کے بارہ میں بحث فرمائی ہے۔چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

’’نکتہ دوم، خلیفۂ راشد سایۂ رب العالمین، ہمسایۂ انبیاء مرسلین، سرمایۂ ترقی دین اور ہم پایۂ ملائکہ مقربین ہے۔دائرہ امکان کا مرکز، تمام وجوہ سے باعث فخر اور ارباب عرفان کا افسر ہے۔دفتر انسی کا سر ہے۔اس کا دل تجلّیٔ رحمان کا عرش اور اس کا سینہ رحمت وافرہ اور اقبال جلالتِ یزداں کا پرتو ہے۔اس کی مقبولیت جمال ربانی کا عکس ہے اس کا قہر تیغ قضاء اور مہر عطیات کا منبع ہے اس سے اعراض، معارضۂ تقدیر اور اس کی مخالفت، مخالفت رب قدیر ہے۔جو کمال اس کی خدمت گزاری میں صرف نہ ہو، خیال ہے پُر از خلل اور جو علم اس کی تعظیم و تکریم کے بیان میں نہ لایا گیا، سراسر وہم باطل و محال ہے۔جو صاحب کمال اس کے ساتھ اپنے کمال کا موازنہ کرے وہ مشارکت حق تعالیٰ پر مبنی ہے۔اہل کتاب کی علامت یہی ہے کہ اس کی خدمت میں مشغول اور اس کی اطاعت میں مبذول رہیں۔اس کی ہمسری کے دعویٰ سے دستبردار رہیں اور اسے رسول ﷺ کی جگہ شمار کریں۔

نکتہ سوم خلیفۂ راشد نبی حکمی ہے۔گو وہ فی الحقیقت پایۂ رسالت کو نہیں پہنچا لیکن منصب خلافت احکام انبیاء اللہ کے ساتھ منسوب ہوا‘‘

(منصب امامت صفحہ 121-122 از شاہ اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ مترجم حکیم محمد حسین نقوش پریس لاہور اکتوبر 1994ء آئینہ ادب چوک مینار انار کلی لاہور)

خلیفۂ راشد اور باقی صلحاء میں نسبت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

’’امام، رسول کے سعادت مند فرزند کی مانند ہے۔تمام اکابر امت و بزرگان ملت ملازموں اور خدمتگاروں اور جاں نثار غلاموں کی مانند ہیں۔پس جس طرح تمام اکابر سلطنت وارکان مملکت کے لئے شہزادہ والا قدر کی تعظیم ضروری اور اس سے توسل واجب ہے اور اس سے مقابلہ کرنا نمک حرامی کی علامت اور اس پر مفاخرت کا اظہار بدانجامی پر دلالت کرتا ہے۔ایسا ہی ہر صاحب کمال کے حضور میں تواضع اور تذلل سعادت دارین کا باعث ہے اور اس کے حضور میں اپنے علم و کمال کو کچھ سمجھ بیٹھنا دونوں جہان کی شقاوت ہے۔اس کے ساتھ یگانگت رکھنا رسول سے یگانگت ہے اور اس سے بیگانگی ہو تو خود رسول سے بیگانگی ہے۔

اسی طرح فرمایا کہ خلیفہ راشد سب کا مطاع ہے۔لکھتے ہیں کہ:

’’خلیفۂ راشد رسول کے فرزند ولی عہد کی بجائے اور دوسرے ائمہ دین بمنزلہ دوسرے بیٹوں کے۔پس جیسا کہ تمام فرزندوں کی سعادتمندی کا تقاضا یہی ہے کہ جس طرح وہ مراتب پاسداری و خدمت گزاری اپنے باپ کے حق میں ادا لاتے ہیں۔وہ بتمامہ اپنے باپ کے جانشین بھائی سے بجالائیں۔اور اسے اپنے باپ کی جگہ شمار کریں اور اس کے ساتھ مشارکت کا دم نہ بھریں۔‘‘

(منصب امامت از شاہ اسمٰعیل شہید صفحہ 86-87 اکتوبر 1994ء نقوش پریس لاہور)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ خلیفہ کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’نبوت کے بعد سب سے بڑا عہدہ یہ (خلافت) ہے ایک شخص نے مجھے کہا کہ ہم کوشش کرتے ہیں تا گورنمنٹ آپ کو کوئی خطاب دے میں نے کہا کہ یہ خطاب کوئی ایک معمولی خطاب ہے۔میں شہنشاہ عالم کے عہدہ کو بھی خلافت کے مقابلہ میں ادنیٰ سمجھتا ہوں۔‘‘

(انوار العلوم جلد 9 صفحہ 425 از حضرت مصلح موعودؓ شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

خلیفہ کے اختیارات

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا گیا ہے کہ خلیفہ نبی کا قائمقام ہوتا ہے اور اس کا کام نبی کے پروگراموں کو آگے بڑھانا ہے۔لہٰذا ظلی طور پر خلیفۂ راشد کو وہ تمام اختیارات حاصل ہوتے ہیں جو کسی نبی کو حاصل ہوتے ہیں۔خلیفۂ وقت کے اختیارات کی عملی صورت کو بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے اپنی کتاب سلسلہ احمدیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

’’اسلام میں یہ نظام خلافت ایک نہایت عجیب وغریب بلکہ عدیم المثال نظام ہے۔یہ نظام موجود الوقت سیاسیات کی اصطلاح میں نہ تو پوری طرح جمہوریت کے نظام کے مطابق ہے اور نہ ہی اسے موجودہ زمانہ کی ڈکٹیٹر شپ کے نظام سے تشبیہ دے سکتے ہیں بلکہ یہ نظام ان دونوں کے بین بین ایک علیحدہ قسم کا نظام ہے۔جمہوریت کے نظام سے تو وہ اس لئے جدا ہے کہ جمہوریت میں صدر حکومت کا انتخاب میعادی ہوتا ہے مگر اسلام میں خلیفہ کا انتخاب میعادی نہیں بلکہ عمر بھر کے لئے ہوتا ہے۔دوسرے جمہوریت میں صدر حکومت بہت سی باتوں میں لوگوں کو مشورہ کا پابند ہوتا ہے مگر اسلام میں خلیفہ کو مشورہ لینے کا حکم تو بے شک ہے مگر وہ اس مشورہ پر عمل کرنے کا پابند نہیں۔بلکہ مصلحت عامہ کے ماتحت اسے رد کر کے دوسرا طریق اختیار کرسکتا ہے۔دوسری طرف یہ نظام ڈکٹیٹر شپ سے بھی مختلف ہے کیونکہ اول تو ڈکٹیٹر شپ میں میعادی اور غیر میعادی کا سوال نہیں ہوتا اور دونوں صورتیں ممکن ہوتی ہیں۔دوسرے ڈکٹیٹر کو عموماً کلّی اختیارات حاصل ہوتے ہیں حتیٰ کہ وہ حسب ضرورت پرانے قانون کو بدل کر نیا قانون جاری کرسکتا ہے مگر نظام خلافت میں خلیفہ کے اختیارات بہرصورت شریعت اسلامی اور نبی متبوع کی ہدایات کی قیود کے اندر محدود ہیں۔اسی طرح ڈکٹیٹر مشورہ لینے کا پابند نہیں مگر خلیفہ کو مشورہ لینے کا حکم ہے۔

الغرض خلافت کا نظام ایک نہایت ہی نادر اور عجیب وغریب نظام ہے جو اپنی روح میں تو جمہوریت کے قریب تر ہے مگر ظاہری صورت میں ڈکٹیٹر شپ سے زیادہ قریب ہے۔مگر وہ حقیقی فرق جو خلافت کو دنیا کے جملہ نظاموں سے بالکل جدا اور ممتاز کر دیتا ہے وہ اس کا دینی منصب ہے۔خلیفہ ایک انتظامی افسر ہی نہیں بلکہ نبی کا قائم مقام ہونے کی وجہ سے اسے ایک روحانی مقام بھی حاصل ہوتا ہے۔وہ نبی کی جماعت کی روحانی اور دینی تربیت کا نگران ہوتا ہے اور لوگوں کے لئے اسے عملی نمونہ بننا پڑتا ہے اور اس کی سنت سند قرار پاتی ہے۔پس منصب خلافت کا یہ پہلو نہ صرف اسے دوسرے تمام نظاموں سے ممتاز کر دیتا ہے بلکہ اس قسم کے روحانی نظام میں میعادی تقرر کا سوال ہی نہیں اٹھ سکتا۔‘‘

(سلسلہ احمدیہ صفحہ 308-309 از حضرت مرزا بشیر احمدؓ شائع کردہ نظارت تالیف و تصنیف قادیان دسمبر 1939ء)

خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کے اختیارات کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے مجلس مشاورت میں فرمایا:

’’اسلامی اصول کے مطابق یہ صورت ہے کہ جماعت خلیفہ کے ماتحت ہے اور آخری اتھارٹی جسے خدا نے مقرر کیا ہے اور جس کی آواز آخری آواز ہے وہ خلیفہ کی آواز ہے۔کسی انجمن، کسی شوریٰ یا کسی مجلس کی نہیں ہے۔خلیفہ کا انتخاب ظاہری لحاظ سے بے شک تمہارے ہاتھوں میں ہے تم اس کے متعلق دیکھ سکتے ہو اور غور کرسکتے ہو مگر باطنی طور پر خدا کے اختیار میں ہے۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے خلیفہ ہم قرار دیتے ہیں اور جب تک تم لوگ اپنی اصلاح کی فکر رکھو گے ان قواعد اور اصولوں کو نہ بھولو گے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ضروری ہیں تم میں خدا خلیفہ مقرر کرتا رہے گا اور اسے وہ عظمت حاصل ہوگی جو اس کام کے لئے ضروری ہے۔‘‘

(رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ 7 اپریل 1925ء صفحہ 24)

خلیفہ وقت سے بحث و جدال جائز نہیں

خلیفہ وقت کو خدا مقرر کرتا ہے۔لہٰذا خلیفہ وقت کے ساتھ بحث وجدال کرنا گویا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بحث کرنا ہے۔پس حقیقت یہ ہے کہ ہر قسم کی فضیلت امام کی اطاعت میں ہے۔جیسا کہ حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:

’’یاد رکھو کہ ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے۔

---ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہوں، ہزار دفعہ کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں، خدا کے حضور ان دعووں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی۔جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لحظہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہوسکتا۔‘‘

(الفضل 15 نومبر 1946ء)

وہی اسکیم وہی تجویز اور تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

’’خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی بات نکلے اس وقت سب اسکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی اسکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام اسکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936ء الفضل 31 جنوری 1936ء)

اسی طرح آپؓ نے فرمایا:

’’اور اگر تم کامل طور پر اطاعت کرو تو مشکلات کے بادل اُڑ جائیں گے۔تمہارے دشمن زیر ہو جائیں گے اور فرشتے آسمان سے تمہارے لئے ترقی والی نئی زمین اور تمہاری عظمت وسطوت والا نیا آسمان پیدا کریں گے۔لیکن شرط یہی ہے کہ کامل فرمانبرداری کرو جب تم سے مشورہ مانگا

جائے مشورہ دو ورنہ چپ رہو۔ادب کا مقام یہی ہے لیکن اگر تم مشورہ دینے کے لئے بیتاب ہو تو بغیر پوچھے بھی دے دو۔مگر عمل وہی کرو جس کی تم کو ہدایت دی جائے ہاں صحیح اطلاعات دینا ہر مومن کا فرض ہے اور اس کے لئے پوچھنے کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔باقی عمل اس کے بارہ میں تمہارا فرض صرف یہی ہے کہ خلیفہ کے ہاتھ اور اس کے ہتھیار بن جاؤ۔تب ہی برکت ہی برکت حاصل کرسکو گے اور سب کامیابی نصیب ہوگی۔اللہ تعالیٰ تم کو اس کی توفیق بخشے۔''

(روزنامہ الفضل قادیان 4 ستمبر 1937ء)

شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی معروف تصنیف منصب امامت میں جیسا کہ عنوان کتاب سے ظاہر ہے خلیفہ کے مقام و مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''لازم ہے کہ احکام کے اجراء اور مہمات کا انجام امام کے سپرد کیا جائے اور اس سے قیل وقال اور بحث وجدال نہ کی جائے اور کسی مہم میں خودبخود اقدام نہ کیا جائے۔اس کے حضور میں زبان بند رکھیں اور اپنی رائے سے سرانجام مقدمات میں دخل نہ دیں اور کسی طرح بھی اس کے سامنے استقلال کا دم نہ ماریں۔''

(منصب امامت صفحہ 129 از شاہ اسمٰعیل شہیدؒ مترجم حکیم محمد حسین علوی مطبوعہ حاجی حنیف اینڈ سنز لاہور)

قرب خداوندی کے لئے
خلیفہ وقت کی اطاعت ضروری ہے

نیز فرمایا:''امام وقت سے سرکشی اور روگردانی گستاخی کا باعث ہے اور اس کے ساتھ بلکہ خود رسول کے ساتھ ہمسری ہے اور خفیہ طور پر خود رب العزت پر اعتراض ہے کہ ایسے ناقص شخص کو کامل شخص کی نیابت کا منصب عطا ہوا۔الغرض اس کے توسل کے بغیر تقرب الٰہی محض وہم وخیال ہے جو سامنے استقلال کا دم نہ ماریں۔''

(منصب امامت صفحہ 111 از شاہ اسمٰعیل شہیدؒ مترجم حکیم محمد حسین علوی مطبوعہ حاجی حنیف اینڈ سنز لاہور)

خلیفہ وقت کے ساتھ بحث وتمحیص میں پڑنا سوء ادب ہے اور خلیفہ وقت کے ساتھ فیصلہ کو تسلیم کرنے میں ہی برکت ہے۔جیسا کہ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ فرماتے ہیں:

''ایک ان میں سے تعیین احکام کا اجرا بذمہ امام ہے مثلاً اگر کسی وقت کوئی مقدمہ سیاست سے پیش آئے یا مہمات دین سے کوئی مہم ظاہر ہو تو اگر امت میں پیغمبر موجود ہو تو ان کو لائق نہیں کہ اس پر سبقت کریں یا قیل وقال شروع کردیں یا آپس میں مشورہ کرکے کسی حکم کی تعیین کرلیں اور اپنی عقل وتدبیر اور رائے وقیاس کو دوڑائیں۔بلکہ چاہئے یہ کہ آپ اس مقدمہ میں سکوت اختیار کریں اور اس مقدمہ کو پیغمبر کے حضور میں پہنچائیں اور منتظر رہیں کہ اس مقدمہ میں پیغمبر کیا حکم صادر فرماتا ہے اور کس طریق سے بیان فرماتا ہے۔الغرض حکومت پیغمبر کا منصب ہے اور اطاعت امت کا مرتبہ ہے چنانچہ ارشاد باری ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَيۡنَ يَدَىِ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲﴾

(الحجرات:2)

اے ایمان والو! اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اللہ سے ڈرو اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔

نیز فرمایا:''اسی طرح لازم ہے کہ احکام کا اجراء اور مہمات کا انجام امام کے سپرد کیا جائے اور اس سے قیل وقال اور بحث وجدال نہ کی جائے۔اور کسی مہم میں خودبخود اقدام نہ کیا جائے۔اس کے حضور میں زبان بند رکھیں اور اپنی رائے سے سرانجام مقدمات میں دخل نہ دیں اور کسی طرح بھی اس کے سامنے استقلال کا دم نہ ماریں۔''

(منصب امامت صفحہ 150-151 از شاہ اسمٰعیل شہیدؒ بار دوم 1969ء نقوش پریس لاہور)

خلیفہ خدا بناتا ہے

قرآن کریم،احادیث رسول ﷺ اور اقوال صحابہ وبزرگان امت اور خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت سے ثابت ہے کہ ''خلیفہ خدا بناتا ہے''پس اس سلسلہ میں سب سے پہلے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اس بارہ میں کیا فرمان ہے۔اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں فرماتا ہے۔ابتدائے آفرینش کے وقت خدا تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ خلیفہ بنانا میرا کام ہے اور جب میں خلیفہ بناتا ہوں تو انسان تو ایک طرف رہے فرشتوں کو بھی حکم ہوتا ہے کہ وہ اس کے لئے سجدہ کریں۔فرمایا اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً (البقرہ:31)

''اے لوگو!سنو اور توجہ سے سنو! کہ مَیں خدا ہی زمین میں خلیفہ بناتا ہوں۔''تاریخ عالم اس بات پر گواہ ہے کہ جن کو خدا نے خلیفہ بنایا ان ہی کی خلافت کو استحکام حاصل ہوا اور انہی کے ذریعہ دین کو تمکنت حاصل ہوئی۔حضرت رسول مقبول ﷺ کی امت کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ

(النور:56)

اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے وہ ضرور ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہایت وضاحت سے اس بات کی صراحت کررہا ہے کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے اور امت مسلمہ میں بھی خلافت کے منصب کو وہ خود ہی قائم فرمائے گا اور اس منصب کا جس کو وہ سزاوار اور اہل سمجھے گا اسے خود ہی اس منصب پر فائز فرمائے گا۔پھر ان خلفاء کے مقرر کرنے کی غرض یہ بیان فرماتا ہے

وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا

(النور:56)

یعنی ان خلفاء کے ذریعے دین کو ضرور مضبوط کرتا ہے اور ضرور ان کے خوف کو امن سے تبدیل کردیتا ہے۔

تاریخ اسلام سے ثابت ہے کہ اگرچہ حضرت رسول کریم ﷺ کے وصال پر صحابہؓ کا اجتماع ہوا،مشورہ ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتخاب خلافت کے منصب کے لئے ہوا۔مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک یہ انتخاب مومنوں نے کیا لیکن ابوبکر صدیقؓ کو خلافت کے جلیل القدر منصب پر میں نے ہی فائز کیا اور انہیں خلیفہ میں نے ہی بنایا۔ساری امت مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ آیت لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ کے مصداق سب سے اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ ہوئے اور خدا تعالیٰ نے ان کی خلافت کے قیام کو اپنی طرف نسبت دی۔فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ ضرور وہ خود ان نیک لوگوں میں سے کسی کو خلیفہ بنائے گا اور ان کے دین کو وہ تمکنت،استحکام اور عظمت بخشے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا کہ:

''تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا:وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔''

پس خلیفہ بنانے کی نسبت،خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی طرف ہی کی ہے خواہ وہ خلیفہ نبی ہو یا غیر نبی۔چنانچہ فرمایا کہ ہم خلیفہ بناتے ہیں۔خلیفہ بنانا انسانوں کا کام نہیں۔اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بعد اب ہم دیکھتے ہیں خدا کے رسول اور نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ کا اس بارے میں کیا فیصلہ ہے۔

احادیث نبویہ

(1) حضرت عائشہؓ جو حضرت رسول کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ اور علم دین کی نابغہ تھیں اور جن سے دین کے علم سیکھنے کا ارشاد خود حضور ﷺ نے فرمایا۔ان کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے ایک دفعہ ذکر فرمایا:

لَقَدۡ هَمَمۡتُ اَوۡ اَرَدۡتُ اَنۡ اُرۡسِلَ اِلٰی اَبِیۡ بَکۡرٍ وَابۡنِهٖ فَاَعۡهَدَ اَنۡ یَقُوۡلَ الۡقَائِلُوۡنَ اَوۡ یَتَمَنّٰی الۡمُتَمَنُّوۡنَ ثُمَّ قُلۡتُ یَاۡبَی اللّٰہُ وَیَدۡفَعُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اَوۡیَدۡفَعُ اللّٰہُ وَیَاۡبَی الۡمُؤۡمِنُوۡنَ۔

(بخاری کتاب الاحکام باب الاستخلاف)

میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکرؓ اور ان کے بیٹے کو بلا کر ان کے حق میں خلافت کی تحریر لکھ دوں تا کہ میری وفات کے بعد دوسرے لوگ خلافت کی خواہش لے کر نہ کھڑے ہوجائیں اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں حضرت ابوبکرؓ کی نسبت زیادہ خلافت کا حقدار ہوں۔مگر پھر میں نے اس خیال سے اپنا ارادہ ترک کردیا کہ اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ کے سوا کسی اور کی خلافت پر راضی نہ ہوگا اور نہ ہی مومنوں کی جماعت کسی اور شخص کی خلافت کو قبول کرے گی۔

اس حدیث نبویؐ سے واضح ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں اس لئے وصیت نہیں لکھوائی کہ آپؐ جانتے تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور وہ خود مومنوں کے دلوں میں القاء کرے گا کہ حضرت ابوبکرؓ کے سوا کسی کو قبول نہ کریں۔کیونکہ مومنین خدا کی مرضی کے خلاف قدم نہیں اٹھا سکتے۔چنانچہ آخر وہی ہوا جو خدا تعالیٰ کا منشاء تھا۔

(2) حضرت حفصہؓ نے روایت کی ہے جو حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں اور حضرت رسول اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ اور نہایت زیرک خاتون تھیں۔وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا:

اِنَّ اَبَابَکۡرٍ یَلِی الۡخِلَافَۃَ مِنۡ بَعۡدِیۡ ثُمَّ بَعۡدَہٗ اَبُوۡکَ فَقَالَتۡ مَنۡ اَنۡبَاَکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ قَالَ نَبَّاَنِیَ الۡعَلِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ۔

(تفسیر قمی)

کہ میرے بعد ابوبکرؓ خلیفہ ہوں گے اور ان کے بعد تمہارے باپ خلیفہ ہوں گے۔حضرت حفصہؓ نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی۔حضور آپ کو کیسے علم ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ علیم وخبیر خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اس طرح ہوگا۔

یہ حدیث شیعہ اصحاب کی مشہور کتاب تفسیر قمی میں بیان ہوئی ہے۔حضور پُرنور کے ان ارشادات سے واضح ہے کہ خلیفہ خدا تعالیٰ بناتا ہے اور اس قادر وتوانا ہستی نے حضورؐ کو قبل از وقت اس بات سے آگاہ فرمادیا تھا کہ آپؐ کی وفات کے بعد پہلا خلیفہ حضرت ابوبکرؓ کو بناؤں گا اور پھر حضرت عمرؓ کو۔

(3) حضرت عثمانؓ جو حضرت رسول اکرم ﷺ کے جلیل القدر بزرگ صحابی اور خلیفہ ثالث تھے۔ان سے حضورؐ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ یُقَمِّصُکَ قَمِیۡصًا فَاِنۡ اَرَادَکَ الۡمُنَافِقُوۡنَ عَلٰی خَلۡعِهٖ فَلَا تَخۡلَعۡهُ اَبَدًا

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 23427)

اے عثمان! یقیناً تجھے اللہ تعالیٰ ایک قمیص پہنائے گا۔ اگر منافق اس قمیص کو اتارنے کی کوشش کریں تو ہرگز ہرگز نہ اتارنا۔

ظاہر ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے اس حدیث میں حضرت عثمانؓ کو یہ بشارت دی تھی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں خلافت کا جامہ پہنائے گا اور منافقین کا طبقہ اس جامہ کو اتارنے کا مطالبہ کرے گا لیکن تم نے ہرگز ہرگز اس جامہ کو نہیں اتارنا۔ حضورؐ کا یہ ارشاد کیسا واضح ہے کہ خلافت کی قمیص تمہیں خدا تعالیٰ پہنائے گا۔ اس قمیص کی عظمت واحترام کا یہ تقاضا ہوگا کہ دشمن خواہ کچھ کریں تم نے ان کی طرف سے معزول کئے جانے کے مطالبہ کو تسلیم نہیں کرنا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت عثمانؓ کو منصب خلافت پر فائز فرمایا۔ منافقوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ خلافت کے معزز جامہ کو آپؓ سے اتروالیں مگر خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندہ نے جان دینی قبول کر لی لیکن قمیص خلافت کو جو خدا تعالیٰ نے خود پہنائی تھی اسے اتارنا گوارا نہ کیا اور رسول کریم ﷺ کی ہدایت پر پورا پورا عمل کر دکھایا۔

ان احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ خلافت کے منصب کے متعلق یہی سمجھتے تھے کہ یہ منصب میرے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے اور جسے وہ اس مقام کا اہل سمجھے گا اسے ہی اس مقام پر فائز فرمائے گا۔

خلفاء راشدین کا نظریہ

اب ہم حضورؐ کے جلیل القدر صحابہؓ اور آپؐ کے خلفاء کے نظریہ پر نگاہ ڈالتے ہیں کہ ان کا اس بارہ میں کیا عقیدہ تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے اور تاریخ نے اسے محفوظ کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے تمام خلفاء اس ایمان پر قائم تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور اس عالی منصب پر تقرری دراصل خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔

1۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں:

وَقَدِ اسۡتَخۡلَفَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمۡ خَلِیۡفَةً لِیَجۡمَعَ بِهٖ اُلۡفِیۡتَكُ وَیُقِیۡمُ بِهٖ کَلِمَتِکُمۡ

کہ خدا تعالیٰ نے مجھے تم پر ایک خلیفہ مقرر کیا ہے تا کہ تمہاری باہمی الفت واخوت کے ذریعہ شیرازہ بندی ہو اور اس کے ذریعہ تمہارا کام قائم رہے۔

(دائرة المعارف مطبوعہ مصر جلد 3 صفحہ 758)

حضرت ابوبکرؓ کو تو علم تھا کہ حضورؐ کی وفات کے بعد لوگوں کا اجتماع ہوا، مشورہ ہوا، اختلاف ہوا اور پھر صحابہؓ نے آپؓ کی بیعت خلافت کر لی۔ بایں ہمہ حضرت ابوبکرؓ خدا تعالیٰ کے رسولؐ کا پیارا ساتھی، دکھ سکھ میں ساتھ رہنے والا، سب سے اول ایمان لانے والا، خدائی حکمتوں اور خدائی باتوں کو خدا کے رسولؐ کے بعد سب سے زیادہ سمجھنے والا یہ اعلان کرتا ہے کہ قَدِ اسۡتَخۡلَفَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمۡ کہ خدا تعالیٰ نے تم پر مجھ کو خلیفہ مقرر کر دیا ہے۔

2۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں:۔

مَنۡ اَرَادَ اَنۡ یَّسۡئَلَ عَنِ الۡمَالِ فَلۡیَاتِنِیۡ فَاِنَّہٗ جَعَلَنِیۡ خَازِناً وَقَاسِماً۔

(تاریخ عمر بن الخطاب صفحہ 87)

جس شخص نے مال کے متعلق سوال کرنا ہے تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنا کر قوم کے مال کا خازن مقرر فرمایا ہے اور اس کو تقسیم کرنے کا حق بخشا ہے۔

حضرت عمرؓ کے اس قول سے ظاہر ہے کہ وہ اس پر قائم تھے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں خلیفہ مقرر فرمایا ہے اور کسی انسان نے انہیں خلیفہ نہیں بنایا۔ یہ تقرری خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ یہ درست ہے کہ یہ تقرری حکمت الٰہیہ کے ماتحت بالواسطہ ہوئی تھی بایں ہمہ حضرت عمرؓ یہی سمجھتے اور اسی نظریہ پر قائم تھے کہ اس منصب خلافت پر اللہ تعالیٰ نے ہی آپؓ کو فائز فرمایا۔

3-حضرت عثمانؓ کا بھی یہی مذہب تھا۔ آپؓ فرماتے ہیں:

(الف) ثُمَّ اسۡتَخۡلَفَ اللّٰہُ اَبَابَکۡرٍ فَوَاللّٰہِ مَاعَصَیۡتُہٗ وَلَاغَشَشۡتُہٗ

(بخاری کتاب ہجرة الحبشہ)

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ مقرر فرمایا اور خدا تعالیٰ کی قسم میں نے ان کی پوری پوری اطاعت کی۔ میں نے نہ تو کبھی آپؓ کی نافرمانی کی اور نہ ہی آپؓ کو دھوکا دیا۔

(ب) باغیان خلافت نے جب فتنہ پیدا کیا اور خلافت کے منصب کی توہین کے لئے کمربستہ ہو گئے اور حضرت عثمانؓ سے مطالبہ کیا کہ وہ خلافت سے الگ ہو جائیں تو خدا تعالیٰ کے اس محبوب بندے نے بڑے زور اور پوری قوت سے ان کے مطالبہ کو رد کرتے ہوئے کہا کہ:۔

مَاکُنۡتُ لِاَخۡلَعَ سِرۡبَالًا سَرۡبَلَنِیۡهِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ

(طبری جلد 5 صفحہ 121، از ابی جعفر محمد بن جریر الطبری)

میں کبھی بھی اس رداء خلافت کو جو عزت وجلال والے خدا نے مجھے پہنائی، نہیں اتاروں گا۔

اگر حضرت عثمانؓ کا یہ مذہب اور ایمان نہ ہوتا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو کس طرح ممکن تھا کہ ایسے خطرناک حالات میں جب ان کی جان کو خطرہ سامنے تھا اس جرأت سے اظہار کرتے اور فرماتے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا اور میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ میں اس کی بے حرمتی کا مرتکب نہیں ہو سکتا اور اس منصب سے ہرگز ہرگز الگ نہیں ہو سکتا۔

صلحاء امت اور خلافت

امت کے گزشتہ صلحاء بھی اس بات کے قائل تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور اگرچہ بظاہر لوگوں کے ذریعہ اس کا انتخاب عمل میں آتا ہے لیکن ان کے دلوں میں اس بات کا الہام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی کیا جاتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو خلیفہ منتخب کریں جسے خدا تعالیٰ خلیفہ بنانا چاہتا ہے۔

چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ محدث دہلوی فرماتے ہیں:۔

’’آیت لَیَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ کے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ خلفاء کو مقرر فرماتا ہے۔ جب اصلاح عالم کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت سمجھتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں الہاماً ڈال دیتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو خلیفہ منتخب کریں جسے خدا تعالیٰ خلیفہ بنانا چاہتا ہے۔‘‘

(ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء جلد 1 صفحہ 9 از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات

اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم وتلقین کو، جو امت کے لئے حکم وعدل ہیں ہم جب دیکھتے ہیں تو اس سے یہ بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ بنانا انسانوں کا کام نہیں بلکہ یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ **حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں یہ سوال پیش ہوا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے خود اپنے بعد کیوں کسی خلیفہ کے متعلق وصیت نہ کر دی؟** اس سوال کے جواب میں خدا تعالیٰ کے مسیح نے جو حکم وعدل کی حیثیت سے مامور تھے کیا خوب فرمایا:

’’آنحضرت ﷺ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں بھید تھا کہ آپؐ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اس کام کے واسطہ خلیفہ بنایا اور سب سے اوّل انہی کے دل میں ڈالا۔‘‘

(الحکم 4 اپریل 1908ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مسئلہ کی حقیقت کو الم نشرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے (حضورؑ نے الہام الٰہی سے اپنی وفات کی خبر سے جماعت کو آگاہ فرمایا تھا۔ ناقل) غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے پاس رہے گی۔‘‘

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306)

اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہی ہے۔ چنانچہ اسی رسالہ الوصیت میں حضورؑ نے فرمایا ہے:

’’جبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔‘‘

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت وضاحت سے یہاں حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کو قدرت ثانیہ قرار دیا ہے۔ گویا دوسری قدرت کا نام قرآنی اصطلاح میں آپؑ کے نزدیک خلافت ہی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس کلام میں یہ بھی وضاحت فرما دی کہ خدا تعالیٰ کا ہی کام ہے کہ وہ دوسری قدرت کو بھیجے اور یہ دوسری قدرت نبی کی وفات کے بعد ظاہر ہوتی ہے اور جب تک میں نہ جاؤں دوسری قدرت یعنی خلافت نہیں آ سکتی۔

پھر اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ آپ خدا تعالیٰ کی ایک قدرت ہیں اور دوسری قدرت کے کئی مظاہر آپ کی وفات کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے۔ فرماتے ہیں:

’’میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔۔۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔‘‘

(الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:

’’نبی کے بعد خلیفہ بنانا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آ جاتا ہے اور وہ بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سرنو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح واستحکام ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرما دے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اوّل حق انہی کے دل میں ڈالا۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 525-526 نیا ایڈیشن)

(باقی آئندہ بروز ہفتہ ان شاءاللہ)

فضل احمد مجوکہ۔ صدر و مبلغ انچارج جماعتِ احمدیہ پرتگال

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

پرتگال میں جماعتِ احمدیہ کا قیام

(قارئین اس اہم تاریخی مضمون کو روزنامہ الفضل آن لائن کے خصوصی نمبر ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کا حصہ بنالیں جو مؤرخہ 21-29؍مارچ 2022ء تک شائع ہوا۔ ایڈیٹر)

پرتگال میں جماعتِ احمدیہ کا قیام 1987ء میں برازیل کی ایک احمدی خاتون محترمہ ایدلوئیس دی المیدا دیاش (Edelweiss de Almeida Dias) کے ذریعہ ہوا، ان کا اسلامی نام امینہ تھا۔ محترمہ امینہ ایدلوئیس دی المیدا دیاش صاحبہ نے مکرم اقبال احمد نجم صاحب مبلغ سلسلہ برازیل کی تحریک پر اسلام احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ان کے وقف کو قبول فرمایا اور مبلغ سلسلہ کو ہدایت فرمائی کہ ان کو مشن ہاؤس میں کمرہ دے دیا جائے اور ان سے بیس پچیس سال کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر پہلے پمفلٹس پھر کتابچے اور پھر کتابیں ترجمہ کروائی جائیں۔ چنانچہ چند ابتدائی کتب، پمفلٹس اور قرآن کریم کے ترجمہ کو مکمل کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے انہیں جماعت کی رجسٹریشن کے لئے پرتگال بھجوایا گیا۔ مکرم اقبال احمد نجم صاحب مبلغ سلسلہ برازیل نے ان کا پاسپورٹ بنوایا اور پھر نومبر 1987ء کو جماعت کی رجسٹریشن کے لئے پرتگال روانہ کیا۔ محترمہ امینہ ایدلوئیس دی المیدا دیاش صاحبہ نے پرتگال پہنچ کر Grande Pensão Alcobia نامی ایک گیسٹ ہاؤس جو کہ Rua Poço do Borratem, 15-R/C, Lisboa میں واقع ہے قیام کیا۔ چنانچہ 4 نومبر 1987ء کو جماعتِ احمدیہ پرتگال کا قیام عمل میں آیا۔ جماعت احمدیہ پرتگال کے دستور کے مطابق پرتگال میں جماعت احمدیہ کا قیام مکرم اقبال احمد نجم صاحب مبلغ سلسلہ برازیل، مکرم عبد الستار خان صاحب مبلغ سلسلہ سپین اور محترمہ ایدلوائس دی المیدا دیاش صاحبہ آف برازیل کے ذریعہ ہوا۔ مکرم اقبال احمد نجم صاحب چونکہ جماعت کی رجسٹریشن کے وقت پرتگال میں موجود نہیں تھے اس لئے ان کی جگہ گیسٹ ہاؤس کے مالک Manuel Júlio de Faria Alcobia Graça جو وکیل بھی تھے نے دستخط کیے۔ پرتگال میں جماعتِ احمدیہ ’’Associação Ahmadia do Islã em Portugal‘‘ کے نام سے رجسٹرڈ ہے۔

قرآن کریم کا پرتگیزی ترجمہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہدایت پر قرآن کریم کا پرتگیزی ترجمہ ماہرین کی ایک ٹیم نے کیا اور اس کی نظر ثانی کی سعادت برازیل سے تعلق رکھنے والی خاتون محترمہ امینہ ایدلوئیس دی المیدا دیاش صاحبہ اور مکرم اقبال احمد انجم صاحب مربی سلسلہ برازیل نے سرانجام دی۔ دونوں نے انتہائی انتھک محنت کے ساتھ مسودے کو پڑھا اور اس میں ضروری تصحیح کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ترجمہ کی تکمیل پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور محترمہ امینہ ایدلوئیس دی المیدا دیاش صاحبہ کو پہلی احمدی خاتون مبلغ قرار دیا۔

’’محترمہ امینہ صاحبہ (برازیل) نے 1989ء میں احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر اپنی گراں قدر خدمات سے عظیم الشان مثالیں قائم کیں۔ قرآن کریم کا پرتگالی میں ترجمہ کیا جو شائع ہو چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس قابلِ صد احترام خاتون کو پہلی احمدی مشنری خاتون کے خطاب سے نوازا۔‘‘

(محسنات، احمدی خواتین کی سنہری خدمات صفحہ 53)

محترمہ امینہ صاحبہ نے 23؍اکتوبر 1999ء کو بعمر 82 سال رِیو دی جنیرو، برازیل میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ پرتگیزی ترجمہ کی اشاعت کے تمام اخراجات مکرم الیاس نصیر دہلوی صاحب اور ان کی فیملی نے ادا کیے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی جزا عطا فرمائے اور ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین

پرتگال کے پہلے مبلغ و صدر جماعت

مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کو جماعتِ احمدیہ پرتگال کے پہلے مبلغ اور صدر جماعت ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ 1988ء کے اوائل میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کو پرتگال جانے کی ہدایت کی اور فرمایا کہ وہاں مشن ہاؤس کا انتظام کریں اور مسجد کی تعمیر کے لئے زمین تلاش کی جائے۔ چنانچہ مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب 12 مارچ 1988ء میں غرناطہ سے پرتگال کے دارالحکومت لزبن پہنچے۔ آپ کی آمد سے قبل پرتگال میں جماعت کی باقاعدہ رجسٹریشن ہو چکی تھی تاہم ابھی یہاں جماعت کا کوئی مشن ہاؤس نہیں تھا۔ آپ نے چند ماہ Grande Pensão Alcobia نامی ایک گیسٹ ہاؤس جو کہ Rua Poço do Borratem, 15-R/C, Lisboa میں واقع ہے میں قیام کیا۔ محترمہ امینہ صاحبہ جب جماعت احمدیہ پرتگال کی رجسٹریشن کے لئے برازیل سے پرتگال آئی تھیں تو انہوں نے بھی اسی گیسٹ ہاؤس میں قیام کیا تھا۔ جماعت کی رجسٹریشن کے وقت اسی گیسٹ ہاؤس کا ایک کمرہ جماعت کا عارضی مشن ہاؤس قرار دیا گیا۔ مولانا صاحب نے پرتگال پہنچنے کے بعد لزبن کے علاقہ Rossio میں جماعتی لٹریچر تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ تبلیغ کے کام کا آغاز کیا۔

آپ کی تبلیغ سے چند افریقن اور انڈین افراد کو جماعت میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی جن میں ابراہیم جوف صاحب آف مالی، اسماعیل صاحب (انتونیو صانع) آف گنی بساؤ، محمد سوعارش صاحب آف سینیگال، انڈیا کے علاقہ Goa سے تعلق رکھنے والے محمد یوسف خان صاحب اور ان کے ایک چچا زاد بھائی غلام نبی صاحب اور پرتگال کے انتونیو سیلوا شامل ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے انتونیو سیلوا کا اسلامی نام احمد اسلام تجویز فرمایا اور اس طرح ان کو پہلے پرتگیزی احمدی

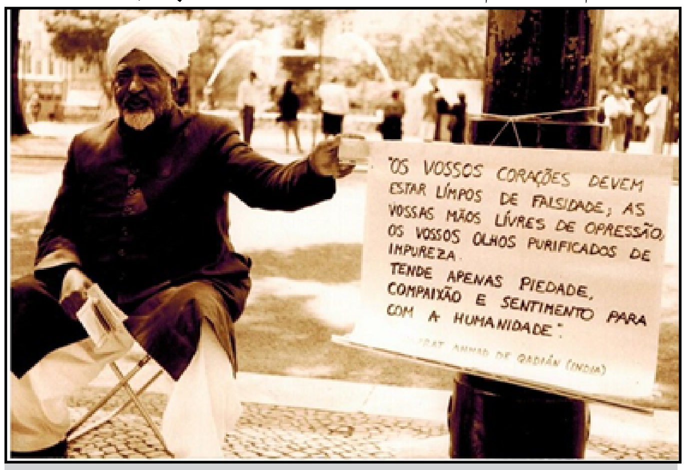

مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب
لزبن کے علاقہ Rossio میں جماعتی لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے

ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ انہی ایام میں ایک پاکستانی احمدی دوست مکرم ظہیر احمد خالد صاحب بھی پرتگال منتقل ہوئے اور مشن ہاؤس سے رابطہ قائم کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرتگال میں مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کی فیملی کے علاوہ سات افراد پر مشتمل جماعت قائم ہوئی۔ ابتدائی دو ماہ گیسٹ ہاؤس میں قیام کے بعد مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب نے Rua Rodrigo da Fonseca, N°83, 1° Esq. Lisboa میں ایک کمرہ کرایہ پر لیا اور پھر وہاں منتقل ہو گئے۔ تمام نو مبائعین اور احمدی دوست پہلے Grande Pensão Alcobia نامی گیسٹ ہاؤس اور پھر کرایہ پر حاصل کردہ کمرہ میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے آجاتے تھے۔ شروع میں مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب اکیلے رہتے رہے پھر اکتوبر 1988ء میں ان کی اہلیہ رقیہ بشریٰ صاحبہ بھی پرتگال منتقل ہو گئیں۔

مشن ہاؤس کی خریداری

جب جماعت کی تعداد میں اضافہ ہونا شروع ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مارچ 1989ء میں مشن کی ضروریات کے لئے ایک عارضی مکان خریدنے کی اجازت عطا فرمائی۔ حضور کی اجازت سے 18 مئی 1989ء کو جماعت نے لزبن کے مضافاتی علاقہ Nova Oeiras میں اپنا ایک اپارٹمنٹ خریدا اور اس کو اپنا مشن ہاؤس بنایا۔ اس مشن ہاؤس میں پہلا نمازِ جمعہ 9 جون 1989ء کو ادا کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی زبان مبارک سے پرتگال مشن کے قیام کا ذکر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ برطانیہ سال 1989ء کے موقع پر دوسرے دن کے خطاب میں پرتگال میں مشن کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’بہر حال جو مغربی ممالک میں نئے ممالک کا جہاں تک تعلق ہے اس میں پرتگال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئے مشن ہاؤس بنانے کی توفیق ملی ہے۔‘‘

(دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ 1989ء)

اسپین کے شہزادہ فلپ ششم کو اسلامی اصول کی فلاسفی کا تحفہ

مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کو تبلیغ کا بے حد جوش تھا۔ 1989ء میں Estoril, Portugal میں جہاں اسپین کے سابقہ بادشاہ Don Calros I نے اپنی عمر کا ایک لمبا عرصہ گذارا وہاں اسپین کے شہزادہ فلپ ششم جو کہ اب اسپین کے بادشاہ ہیں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کرنے کی توفیق ملی۔

جشنِ تشکر کے موقع پر خدا تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں سے بھرپور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا دورہ پرتگال

جنوری 1990ء میں جماعت احمدیہ پرتگال کو مرکز کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کی اطلاع ان الفاظ میں موصول ہوئی ’’سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بمع افراد قافلہ ماہِ مارچ کے شروع میں پرتگال تشریف لا رہے ہیں‘‘ اس خط میں جماعت کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کے بارہ میں تفصیلی ہدایات دی گئیں۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ 28؍فروری کو لندن سے روانہ ہوئے، ایک

روز فرانس میں قیام کیا اور پھر 3 مارچ 1990ء کو پرتگال آمد ہوئی۔حضور رحمہ اللہ مقامی وقت کے مطابق صبح 9:30 بجے پرتگال پہنچے۔حضور کا پرتگال میں ایک ہفتہ قیام رہا اور پھر 9 مارچ 1990ء کو نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد سپین روانہ ہوئے۔حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ پرتگال کی تفصیل درج ذیل ہے۔

3 مارچ 1990ء بروز ہفتہ: 3 مارچ 1990ء کا دن جماعت احمدیہ پرتگال کے لئے ایک نہایت ہی مبارک دن تھا۔اِس دن جماعت احمدیہ عالمگیر کے چوتھے امام حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ بمع سیّدہ حضرت بیگم صاحبہ و افرادِ قافلہ فرانس سے ہوتے ہوئے براستہ سپین صبح 9:30 بجے پرتگال کے سرحدی گاؤں Vilar Formoso پہنچے۔مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب اپنے بیٹے مکرم فضل الٰہی قمر صاحب کے ساتھ حضور کے استقبال کے لئے رات کو لزبن سے روانہ ہو کر پرتگال اور سپین کی سرحد پر پہنچ چکے تھے۔سرحد پر کاغذات کی ضروری جانچ پڑتال کے بعد وہاں سے روانگی ہوئی۔راستہ میں Guarda نامی شہر پہنچ کر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے کسی سستے ہوٹل کا پتہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔راستہ میں دو لڑکوں نے ایک ہوٹل کا پتہ دیا مگر وہ اچھا نہ تھا۔چنانچہ قافلہ Porto جو پرتگال کا ایک اہم شہر ہے کی طرف رواں دواں ہوا۔شہر میں داخل ہونے سے 50 کلومیٹر پہلے صحت افزا مقام پر ایک نہایت صاف ستھرا ریسٹ ہاؤس بنا ہوا تھا جس کا ایڈریس جماعت کے پاس تھا۔چنانچہ حضور رحمہ اللہ کے ارشاد کے مطابق وہیں قیام کا فیصلہ ہوا۔ریسٹ ہاؤس کے مینیجر و دیگر ملازمین سب بہت حسنِ اخلاق سے پیش آئے اور انہوں نے بخوشی وہاں پر کھانا بنانے کی اجازت بھی دے دی۔

4 مارچ 1990ء بروز اتوار: 4 مارچ کو جماعت کی درخواست پر حضور رحمہ اللہ بمع اہل قافلہ Viana do Castelo تشریف لے گئے۔یہ پرتگال کا شمالی علاقہ ہے اور بہت ہی خوبصورت ہے۔راستہ میں تصاویر بنوائیں اور ایک دیہاتی قسم کے ریسٹورانٹ میں دوپہر کا کھانا تناول فرمایا اور وہاں سے ریسٹ ہاؤس کا سفر سمندر کے ساتھ ساتھ بنی شاہراہ سے ہوا جو نہایت ہی خوبصورت راستہ تھا۔

5 مارچ 1990ء بروز سوموار: 5 مارچ کو صبح دس بجے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ ریسٹ ہاؤس سے Porto شہر کے لئے روانہ ہوئے۔جب شہر میں داخل ہوئے تو پارلیمنٹ کے ایک ممبر حضور رحمہ اللہ کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔حضور کو دیکھتے ہی وہ بڑی محبت اور عقیدت سے آگے بڑھے تو حضور رحمہ اللہ نے از راہِ شفقت معانقہ کا شرف بخشا۔Porto شہر کی وائس گورنر Maria Cândida Guedes de Oliveira نے گیارہ بجے ملاقات کا وقت دیا ہوا تھا۔وائس گورنر نہایت اخلاق سے پیش آئیں۔چونکہ وہ انگلش جانتی تھیں اس لئے ترجمان کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی۔انہوں نے حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں Porto شہر کے متعلق ایک کتاب اور میڈل پیش کیا جبکہ حضور رحمہ اللہ نے قرآن کریم بمع پرتگیزی ترجمہ ان کو تحفہ میں دیا جسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

جب جماعت نے Porto شہر کی سابق وائس سول گورنر سے رابطہ کیا اور حضور سے ملاقات کے بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ:

’’مجھے تفصیلات تو یاد نہیں ہیں کیونکہ اس بات کو 30 سال سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے،البتہ مجھے یاد ہے کہ اس وقت میں جناب Raúl Brito صاحب کے ساتھ خلیفہ سے ملی تھی اور میں ان کی کرشماتی اور پُر حکمت شخصیت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ Porto شہر کی وائس سول گورنر کو قرآن کریم پیش کرتے ہوئے

سے بہت متاثر ہوئی تھی۔‘‘

وائس گورنر سے ملاقات کے بعد حضور رحمہ اللہ شہر کے میئر سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔یہ ملاقات 11:45 پر ہوئی۔Porto شہر کے میئر جناب Fernando Manuel dos Santos Gomes نے حضور رحمہ اللہ کو خوش آمدید کہا اور حضورؒ سے ملاقات کر کے بہت خوش اور متاثر ہوئے۔انہوں نے حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک کتاب اور میڈل پیش کیا۔بعد ازاں حضور نے میئر کو قرآن کریم (پرتگیزی ترجمہ کے ساتھ) اور اپنی کتاب ’’مذہب کے نام پر خون‘‘ پیش فرمائی جو انہوں نے بہت خوشی کے ساتھ قبول کی۔میئر صاحب چونکہ انگلش جانتے تھے اس لئے دورانِ ملاقات ترجمان کی ضرورت پیش نہ آئی۔اس ملاقات میں پارلیمنٹ کے ایک ممبر بھی موجود تھے۔جناب Fernando Gomes صاحب کو بعد ازاں پرتگال کے وزیر داخلہ کے طور پر بھی ملک کی خدمت کی توفیق ملی۔

جناب Fernando صاحب جو کہ Ateneu Comercial do Porto (ثقافتی و تفریحی سنٹر آف پورٹو) کے صدر تھے نے حضور رحمہ اللہ کے اعزاز میں دوپہر کے کھانے کی دعوت کا انتظام کیا تھا۔اس وقت اس ثقافتی و تفریحی سنٹر کے قریباً دو ہزار ممبرز تھے۔یہاں سے فارغ ہونے کے بعد حضور رحمہ اللہ بمع اہل قافلہ ریسٹ ہاؤس تشریف لے گئے اور کچھ دیر آرام فرمایا۔

نمازیں ادا کرنے کے بعد حضور رحمہ اللہ بمع قافلہ Porto روانہ ہوئے جہاں چھ بجے پریس کانفرنس تھی۔اس پریس کانفرنس میں اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نمائندگان بھی موجود تھے۔حضور رحمہ اللہ نے اپنے بیانات میں اس امر کا بھی ذکر فرمایا کہ پرتگیزی قوم میں بہت خوبیاں پائی جاتی ہیں،اس طاقت سے فائدہ اٹھا کر قوم ترقی کر سکتی ہے اور بنی نوع انسان کی خدمت کا فریضہ بھی ادا کر سکتی ہے۔

شام آٹھ بجے Ateneu Comercial do Porto (ثقافتی و تفریحی سنٹر آف پورٹو) کی طرف سے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ اور ممبرانِ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ Porto شہر کے میئر کو جماعتی کتب پیش کرتے ہوئے

قافلہ کی پُر تکلف دعوت کا انتظام کیا گیا۔حضور رحمہ اللہ کے اعزاز میں دی گئی اس دعوت میں ستر کے قریب معززین شہر کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔شہر کی وائس سول گورنر بھی اس دعوت میں تشریف لائیں۔بعد ازاں ثقافتی و تفریحی سنٹر کے ہال میں حضور رحمہ اللہ کا لیکچر تھا۔حضور نے ’’بنیادی انسانی حقوق کے بارے میں اسلام کا نقطۂ نظر‘‘ کے موضوع پر لیکچر دیا جس کو تمام حاضرین نے بہت پسند کیا۔لیکچر کے بعد مکرم فضل الٰہی قمر صاحب نے احمدیت کے متعلق لٹریچر تقسیم کیا۔اس طرح Porto شہر کے اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچ گیا۔ان نظاروں اور کامیابیوں کو دیکھ کر احبابِ جماعت کے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گئے اور حمد کے ترانے لبوں پر جاری ہو گئے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک سو سال قبل اپنے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی Porto میں اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نمائندگان کے ساتھ پریس کانفرنس

پیارے بندے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ الہام بتا دیا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔اور پھر اپنے پاک مسیح کے چوتھے خلیفہ کو اس قوم کے نمائندین کو بنفسِ نفیس اسلام احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مغرب و عشاء کی نمازیں ثقافتی و تفریحی سنٹر کے ایک کمرہ میں پڑھائیں اور اس کے بعد ریسٹ ہاؤس میں واپسی ہوئی۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ پرتگال پارلیمنٹ کے ممبر جناب Raúl Fernando Sousela da Costa Brito نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے Porto شہر میں ہونے والے پروگرام کو کامیاب بنانے میں دلی محبت اور پوری کوشش سے کام لیا اور ہر جگہ ساتھ رہے۔جزاہ اللہ احسن الجزاء۔اس موقع پر جناب Jim Karygiannis ممبر آف پارلیمنٹ کینیڈا بھی Porto شہر پہنچ گئے تھے اور انہیں بھی ہر مجلس میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔جناب Raúl Brito کو 11 نومبر 1995ء سے 11 نومبر 1999ء تک Porto شہر کے نائب سول گورنر کے طور پر ملک کی خدمت کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔آپ نے 14 مارچ 2011ء کو وفات پائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ پرتگال سے پہلے اکتوبر یا نومبر 1989ء میں پرتگال پارلیمنٹ کے ممبر جناب Raúl Brito صاحب نے لندن میں حضور سے ملاقات کی۔حضور کی شخصیت اور احمدیت کی تعلیم سے اتنے متاثر ہوئے کہ اس خواہش کا اظہار کیا کہ جب حضور پرتگال آئیں تو انہیں جماعت کی خدمت کا موقع دیا جائے۔چنانچہ انہوں نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ پرتگال کے انتظامات کے سلسلہ میں غیر معمولی مستعدی کے ساتھ جماعت کی مدد کی۔حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر اپنے خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 9 مارچ 1990ء بمقام Caia پرتگال میں ان الفاظ میں فرمایا:

’’چنانچہ یہاں آنے سے کچھ عرصہ قبل محض اتفاقاً یوں لگ رہا تھا لیکن

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی Porto میں ''بنیادی انسانی حقوق کے بارے میں اسلام کا نقطۂ نظر'' کے موضوع پر معززین شہر سے خطاب کرتے ہوئے

اب معلوم ہوا ہے کہ خدا کی تقدیر نے ایسا کام کروایا۔ پرتگال کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر سے کسی دوست نے تعارف کروایا۔ وہ وہاں ہمارے ساتھ کھانے کے لئے بھی تشریف لائے اور تھوڑے عرصے میں ہی وہ اتنا گھل مل گئے اور احمدیت کی تعلیم سے اتنا متاثر ہوئے کہ انہوں نے مجھ سے اس تمنا کا اظہار کیا کہ جب میں پرتگال آؤں تو ان کو بھی جماعت کی کچھ خدمت کا موقعہ ملے۔ چنانچہ میری اطلاع پر جب مبلغ پرتگال نے ان سے رابطہ کیا تو یہاں کے انتظامات کے سلسلے میں انہوں نے غیرمعمولی مستعدی کے ساتھ غیرمعمولی طور پر نصرت کی اور جن باتوں کا وہم وگمان میں بھی نہیں تھا وہ ساری باتیں ان کی اس غیرمعمولی محبت اور تعلق اور کوشش کے نتیجہ میں سر انجام پا گئیں۔''

(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 9 مارچ 1990ء بمقام Caia پرتگال)

6مارچ1990ء بروز منگل: 6مارچ کو 11:30 پر ریسٹ ہاؤس سے ناشتہ وغیرہ سے فراغت کے بعد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ بمع قافلہ Porto شہر سے Oeiras شہر کی طرف روانہ ہوئے جو کہ لزبن کے مضافات میں واقع ہے جہاں جماعت کا پہلا مشن ہاؤس واقع تھا۔ حضور رحمہ اللہ کے قافلہ کی کاروں کی ترتیب میں مکرم فضل الٰہی قمر صاحب کی کار بطور گائیڈ حضور کی کار کے آگے تھی۔ تین گھنٹے کا سفر طے کرنے کے بعد حضور رحمہ اللہ بمع حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ و ممبرانِ قافلہ Oeiras مشن ہاؤس پہنچے۔ ظہر و عصر کی نمازیں مشن ہاؤس میں ہی ادا کیں۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضور کے قافلہ کے دیگر افراد Smart Hotel میں قیام کے لئے تشریف لے گئے۔

شام پانچ بجے احمدی احباب سے ملاقات کا پروگرام تھا۔ مکرم محمد یوسف خان صاحب بمع اپنی اہلیہ (پرتگیزی) اور اپنی بیٹی کے تشریف لائے، مکرم احمد اسلام بمع اپنے بیٹے انتونیو، مکرم عبد الرشید صاحب (نو احمدی) تشریف لائے اور حضور رحمہ اللہ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ دیگر احمدی احباب میں مکرم اسماعیل صاحب آف گنی بساؤ، مکرم محمد گاسا صاحب، عبد القادر جیلانی صاحب آف سینیگال، مکرم غلام نبی صاحب، مکرم ظہیر احمد خالد صاحب شامل تھے۔ ان سب احباب نے اپنی زندگی میں پہلی بار کسی خلیفہ سے ملاقات کی۔ سب احباب بہت خوش تھے۔

مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب اور جناب Raúl Brito صاحب کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ ایک یادگار تصویر

حضور رحمہ اللہ نے دیر تک ان سے گفتگو فرماتے رہے اور نصیحت فرمائی کہ پرتگال میں افریقن باشندوں کو احمدیت کی تبلیغ کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔

7 مارچ 1990ء بروز بدھ: 7 مارچ کو 11:30 بجے Oeiras شہر کے میئر سے حضور رحمہ اللہ کی ملاقات کا وقت مقرر تھا۔ وہاں پہنچنے پر شہر کے میئر جناب Isaltino Afonso Morais نے بمع اپنے اسٹاف کے حضور رحمہ اللہ کو خوش آمدید کہا اور دلی خوشی کا اظہار کیا اور بتایا کہ ہمارے علاقہ میں سب شہریوں کو مذہبی حقوق حاصل ہیں۔

حضورؒ نے میئر کا شکریہ ادا کیا کہ آپ لوگوں نے ہمارے مشن کے قیام میں ہر طرح تعاون کیا۔ نیز حضورؒ نے فرمایا کہ ہماری جماعت انسانی اخلاق اور کردار کو احسن رنگ میں پیش کرنے کے لئے اور اعلیٰ نمونہ قائم کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اور فرمایا کہ اس پہلو سے ان شاء اللہ ہم اہالیان Oeiras کی ہر طرح مدد کریں گے۔ میئر نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک کتاب پیش کی۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کی خدمت میں قرآن کریم (پرتگیزی ترجمہ کے ساتھ) اور اپنی کتاب ''مذہب کے نام پر خون'' پیش فرمائی۔

بعد ازاں 12:30 پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ اسمبلی ہال تشریف لے گئے۔ جہاں حضور رحمہ اللہ نے پارلیمانی کمیٹی برائے امورخارجہ کے پریذیڈنٹ جناب Pedro Manuel Cruz Roseta سے ملاقات کی۔ پریذیڈنٹ نے حضور کو خوش آمدید کہا۔ پارلیمانی کمیٹی برائے امورخارجہ کے چالیس ممبران تھے۔ حضور نے ان سے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں پارلیمنٹ کے بعض ممبران نے جماعت کے متعلق سوالات بھی کیے جن کے حضور رحمہ اللہ نے تسلی بخش جوابات بیان فرمائے۔

پارلیمانی کمیٹی برائے امورخارجہ کے پریذیڈنٹ جناب Pedro Manuel Cruz Roseta نے حضور کے اعزاز میں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اس موقع پر پارلیمنٹ کی وائس پریذیڈنٹ محترمہ Maria Manuela Aguiar Dias Moreira اور پرتگال کی تمام سیاسی پارٹیوں کے لیڈر بھی مدعو تھے۔ اس طرح خدا تعالیٰ

جماعتِ احمدیہ پرتگال کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ ایک یادگار تصویر

نے قوم کے اعلیٰ طبقہ تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کے معجزانہ طور پر سامان پیدا فرمائے۔ کھانے سے فارغ ہو کر حضور رحمہ اللہ واپس مشن ہاؤس تشریف لے گئے اور ظہر وعصر کی نمازیں پڑھائیں۔

شام چھ بجے Hotel Méridien de Lisboa میں جماعت کی طرف سے ایک Reception کا انتظام کیا گیا تھا جس میں ملک کے عمائدین، سیاسی طبقہ کے لوگوں کو، مختلف ممالک کے سفیروں اور احمدی احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔ مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کی بیٹی محترمہ شاہدہ طاہرہ صاحبہ نے اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے انتہائی محنت سے کام کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور خلیفہ وقت کی دعاؤں کے طفیل یہ تقریب کامیاب رہی۔ اس تقریب میں 28 غیر ملکی سفیر، سیاسی نمائندے، پرتگال اسمبلی کے ممبرز اور علمی طبقہ سے تعلق رکھنے والے دیگر عمائدین اس استقبالیہ میں شامل ہوئے۔ ہوٹل میں Refreshment کا اعلیٰ انتظام تھا۔ بعد میں اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا، تلاوت کی سعادت مکرم نصیر احمد قمر صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کو ملی۔ تلاوتِ قرآن کریم کا پرتگیزی ترجمہ مکرم لوئیش صاحب نے پیش کیا۔ سوال و جواب کا سلسلہ خوشگوار ماحول میں جاری رہا۔ مجلس برخاست ہونے پر مہمانوں نے حضور رحمہ اللہ سے ملاقات کی، سب کے چہروں پر خوشی، مسرّت اور بشاشت ٹپک رہی تھی اور ایک نور کا عالم تھا۔ اس کے بعد حضور رحمہ اللہ واپس مشن ہاؤس تشریف لے گئے اور مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ کھانے کے بعد قافلہ کے احباب اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

8 مارچ 1990ء بروز جمعرات: 8 مارچ کو ساڑھے گیارہ بجے پرتگال کے وفاقی محتسب جناب Ângelo Vidal de Almeida Ribeiro جو پرتگال سے اقوام متحدہ کے کمیشن برائے انسانی حقوق کے خصوصی نمائندہ اور رکن یورپین کمیشن برائے انسانی حقوق بھی تھے سے حضور رحمہ اللہ کی ملاقات کا وقت مقرر تھا۔ کافی دیر تک ان سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے وفاقی محتسب کی خدمت میں قرآن کریم (پرتگیزی ترجمہ کے ساتھ) اور اپنی کتاب ''مذہب کے نام پر خون'' پیش فرمائی۔

اس کے بعد ساڑھے بارہ بجے Lisbon شہر کے میئر جناب Jorge Fernando Branco de Sampaio سے حضور رحمہ اللہ کی ملاقات کا وقت مقرر تھا۔ یہ پرتگال کی سوشلسٹ پارٹی کے ممبر تھے اور کچھ عرصہ پہلے ہی میئر کے الیکشن میں کامیاب ہوئے تھے۔ میئر صاحب حضور رحمہ اللہ سے مل کر بہت خوش ہوئے اور حضور کی خدمت میں شہر کا میڈل پیش کیا۔ حضور رحمہ اللہ نے انہیں قرآن کریم (بمع پرتگیزی ترجمہ) بطور تحفہ پیش کیا۔ اس ملاقات میں جماعت کے دوست اور پرتگال پارلیمنٹ کے ممبر جناب Raúl Brito بھی موجود تھے۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ بعد ازاں جناب Jorge Sampaio نے 9 مارچ 1996ء سے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پارلیمنٹ کے بعض اراکین کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پرتگال کے وفاقی محتسب اور اقوام متحدہ کے کمیشن برائے انسانی حقوق کے خصوصی نمائندہ سے ملاقات کرتے ہوئے

9 مارچ 2006ء تک ملک کے صدر کے طور پر خدمات سرانجام دیں اور 10 ستمبر 2021ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پائی۔

اس کے بعد ایک ملک کے سفیر نے فون کیا اور حضور رحمہ اللہ سے دوبارہ ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ یہ سفیر جماعت کی طرف سے دیئے گئے Reception کے موقع پر حضور سے ملاقات کر چکے تھے۔ ان کی خواہش کے احترام میں حضور رحمہ اللہ ان سے ملاقات کرنے کے لئے اس ملک کے سفارت خانہ میں تشریف لے گئے۔ سفارت خانہ سے واپس آ کر حضور رحمہ اللہ نے نمازیں ادا کیں۔

شام سات بجے Hotel-Ritz میں پریس کانفرنس تھی جہاں ٹیلی ویژن اور ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے آئے ہوئے تھے۔ ان نمائندگان نے حضور رحمہ اللہ کے انٹرویوز کیے۔ لزبن اور پورتو شہر میں ہونے والی تقریبات کی کاروائی ملک بھر میں دکھائی گئی۔ پریس کانفرنس کے بعد کینیڈا کے سفیر نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور رحمہ اللہ واپس مشن ہاؤس تشریف لے گئے اور مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں۔

9 مارچ 1990ء بروز جمعہ: 9 مارچ کو جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ اس دن خدا تعالیٰ کے پیارے خلیفہ پرتگال کو برکت دے کر واپس روانہ ہو رہے تھے۔ مکرم محمد سوعارش صاحب، مکرم غلام نبی صاحب اور مکرم ظہیر خالد صاحب بھی اپنے آقا کو الوداع کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم، ان کی اہلیہ صاحبہ، مکرم احسان الٰہی بشیر صاحب، مکرمہ شاہدہ طاہرہ صاحبہ کو اپنے ساتھ سپین جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ مکرم فضل الٰہی قمر صاحب کی کار قافلہ میں بطور گائیڈ سب سے آگے تھی۔ پرتگال اور سپین کی سرحد پر Caia کے مقام پر پہنچ کر حضور رحمہ اللہ نے نمازِ جمعہ ادا کرنے کی غرض سے رُک جانے کا ارشاد فرمایا۔ سب نے وضو کیا اور نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے چادریں بچھائیں۔ نمازِ جمعہ کو دونوں اذانیں کہنے کی سعادت مکرم احسان الٰہی بشیر صاحب کے حصہ میں آئی حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے پرتگال میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی Lisbon میں میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ پریس کانفرنس

Caia کے مقام پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔ یہ دن جماعتِ احمدیہ پرتگال کی تاریخ کا ایک اہم دن تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی خلیفہ نے پرتگال کی سرزمین پر پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نمازِ جمعہ ادا کی۔

نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد سب نے بیٹھ کر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھانا تناول کیا۔ کھانا وغیرہ کھانے کے بعد حضور کا قافلہ Caia سے سپین کی طرف روانہ ہوا اور جلد ہی سپین کی سرحد پر پہنچ گیا۔ سپین کی سرحد پر جماعتِ احمدیہ سپین کے امیر مکرم عبد الستار خان صاحب اور مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ سرحد پر ضروری کاغذی کاروائی کے بعد حضور کا قافلہ سپین کی سرزمین میں داخل ہوا۔ سپین میں مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب کار بطور گائیڈ کے سب سے آگے تھی۔

پرتگال کے سفر میں حضور رحمہ اللہ کے قافلہ میں جن حضرات کو شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ان کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ (بیگم حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)
2۔ مکرم نصیر احمد قمر صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)
3۔ مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص)
4۔ مکرم ملک اشفاق احمد صاحب (محافظ)
5۔ مکرم ناصر احمد سعید صاحب (محافظ)
6۔ مکرم عبد الماجد طاہر صاحب (وکالت تبشیر)
7۔ مکرم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب
8۔ مکرم بشیر احمد صاحب (بطور ڈرائیور)
9۔ مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم (مبلغ سلسلہ جماعتِ احمدیہ پرتگال)
10۔ مکرم فضل الٰہی قمر صاحب ابن کرم الٰہی ظفر صاحب
11۔ مکرم مسعود حیات صاحب (بطور ڈرائیور)

(ماخوذ از دستاویزات، رپورٹس وخطوط جماعتِ احمدیہ پرتگال)

پرتگال میں کسی خلیفہ کا پہلا خطبہ جمعہ اور احمدیہ مشن کا باقاعدہ افتتاح

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 9؍مارچ 1990ء کو خطبہ جمعہ بمقام Caia پرتگال ارشاد فرمایا:

تشہد اور تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج یہ مختصر خطبہ جمعہ جو میں دے رہا ہوں یہ پرتگال ملک میں دیا جا رہا ہے۔ یہاں خطبہ دینے کی وجہ یہ بنی کہ چونکہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ مجھے پرتگال میں آ کر جماعت احمدیہ کے مشن کا باقاعدہ افتتاح کرنے کا موقعہ ملا ہے اس لئے میری خواہش تھی کہ اس سفر میں ایک جمعہ بہر حال پرتگال کی زمین پر پڑھا جائے۔

جہاں تک اس سفر کا تعلق ہے۔ جب سے ہم سپین کی سرزمین سے پرتگال میں داخل ہوئے ہیں اور اب جب کہ ہم جانے کے قریب ہیں اس تمام عرصے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہم سب نے بے شمار تائیدات الٰہی کے نظارے دیکھے ہیں۔ یہ ایک ایسا ملک ہے جہاں احمدیت بالکل غیر معروف تھی۔ اگرچہ دو سال سے مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر نے یہاں مشن کا آغاز کر رکھا ہے اور چند سعید روحوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی بھی توفیق ملی ہے لیکن جہاں تک ملک کے اکثر عوام کا تعلق ہے، یہاں کے دانشوروں کا تعلق ہے، یہاں کی حکومت کے نمائندگان کا تعلق ہے جماعت احمدیہ عملاً کالعدم سمجھی جاتی ہے لیکن خدا تعالیٰ نے یہاں آنے سے پہلے ایسے حیرت انگیز انتظامات جماعت کو یہاں متعارف کروانے کے پہلے سے ہی تجویز فرما رکھے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ سارا سفر خدا تعالیٰ کے ہاتھوں میں اس کی انگلیوں کے درمیان چل رہا ہے۔ چنانچہ یہاں آنے سے کچھ عرصہ قبل محض اتفاقاً یوں لگ رہا تھا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ خدا کی تقدیر نے ایسا کام کروایا۔ پرتگال کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر سے کسی دوست نے تعارف کروایا۔ وہ وہاں ہمارے ساتھ کھانے کے لئے بھی تشریف لائے اور تھوڑے عرصے میں ہی وہ اتنا گھل مل گئے اور احمدیت کی تعلیم سے اتنا متاثر ہوئے کہ انہوں نے مجھ سے اس تمنا کا اظہار کیا کہ جب میں پرتگال آؤں تو ان کو بھی جماعت کی کچھ خدمت کا موقعہ ملے۔ چنانچہ میری اطلاع پر جب مبلغ پرتگال نے ان سے رابطہ کیا تو یہاں کے انتظامات کے سلسلے میں انہوں نے غیر معمولی مستعدی کے ساتھ غیر معمولی طور پر نصرت کی اور جن باتوں کا وہم وگمان میں بھی نہیں تھا وہ ساری باتیں ان کی اس غیر معمولی محبت اور تعلق اور کوشش کے نتیجے میں سرانجام پا گئیں۔

تمام پارٹیوں کے اہم نمائندے ایک ایسی دعوت میں تشریف لائے جو (Foreign affairs) فارن افیئرز کی ہاؤس کمیٹی کے چیئرمین نے دی اور یہ ایک بہت ہی اہم تقریب تھی۔ جس میں یہاں کے فارن افیئرز کی کمیٹی کے ممبران شریک ہوئے اور مجھے اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا اور پھر اس کے بعد بعض سوالات کئے جن کے جواب دئے۔ اس کے بعد ان کی طرف سے لنچ دیا گیا۔ جس میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے تمام پارٹیوں کے نمائندگان شامل تھے اور وائس پریذیڈنٹ بھی تھے اور اس فارن افیئرز کمیٹی کے پریذیڈنٹ بھی تھے اور بعض سابق وزراء بھی تھے اور ان سے جب گفت و شنید ہوئی تو اندازہ ہوا کہ کس طرح اسلام کے لئے یہ جگہ پیاسی ہے اور اسلام کی تعلیم سے متاثر ہونے کے لئے بالکل تیار بیٹھی ہے۔ میرے ساتھ جو معزز خاتون بیٹھی ہوئی تھیں انہوں نے تعارف کروایا کہ وہ ایک یونیورسٹی میں پروفیسر تھیں لیکن چونکہ پریذیڈنٹ ان کو جانتا تھا ان کی قابلیت سے متاثر تھا اس لئے ان کو حکومت میں ایک لمبا عرصہ وزیر کے طور پر رہنے کا موقع ملا اور اب بھی بڑے اہم عہدے پر فائز تھیں اور انہوں نے باتوں باتوں میں جب اپنا تعارف کروایا تو پتا چلا کہ ایک Nun School میں امکانی طور پر ایک Nun بننے کے لئے وہ داخل ہوئی تھیں اور چونکہ عیسائیت کے متعلق وہ بے تکلف سوال کیا کرتی تھیں۔ اس لئے وہ ایک پسندیدہ طالب علم نہ بنیں اور یہ کورس مکمل کرنے کے بعد وہ باقاعدہ یونیورسٹی میں داخل ہوئیں اور اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ان کے بیان کے مطابق وہ عیسائی تو ضرور ہیں لیکن عیسائیت کی بہت سی ایسی تعلیمات جو ان کے دماغ کو مطمئن نہیں کر سکتی تھیں اس کی وہ قائل نہیں رہیں۔ جب میں نے اسلامی تعلیمات کے متعلق ان کو بتایا اور اسلام کے عمومی رجحانات کے متعلق بتایا تو حیرت انگیز طور پر متاثر ہوئیں اور انہوں نے کہا کہ آج کا دن میرے لئے بڑا خوش قسمت دن ہے مجھے آج پہلی دفعہ اسلام کی سچی تعلیم کا علم حاصل ہوا ہے۔ یہ ایک نمونے کا ردّعمل ہے جو سب نے اسی طرح دکھایا۔

ایک اور بڑی اہم تقریب Porto میں جو یہاں کا دوسرا بڑا اہم شہر ہے اور تجارتی لحاظ سے پہلا اہم شہر ہے۔ وہاں کی سب سے زیادہ معزز کلب جس کے دو ہزار ممبر ہیں ان کے پریذیڈنٹ نے پہلے ہمیں لنچ دیا۔ پھر اس کے بعد رات کو ایک ڈنر دیا جس میں بہت شہر کے بڑے بڑے معززین اور اسسٹنٹ گورنر بھی شامل ہوئے اور بہت ہی بارونق محفل رہی۔ اس کے بعد مجھے کلب کے ہال میں تقریر کا موقع دیا گیا۔ جس کا موضوع یہ تھا کہ ”اسلام انسان کے بنیادی حقوق کے متعلق کیا رائے

رکھتا ہے'' چنانچہ میں نے مختلف پہلوؤں سے اسلام کی بنیادی حقوق کی تعلیم کا ذکر کیا تو اس کے بعد جو دوست ملے ہیں انہوں نے بہت ہی خوشی اور محبت کا اظہار کیا بلکہ ایک ممبر پارلیمنٹ Brito صاحب نے یہ اصرار کیا کہ انہیں اس کی کیسٹ مہیا کی جائے کیونکہ وہ اپنے دوستوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ سارے امور ایسے ہیں جن پر ہمارا کچھ اختیار نہیں تھا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے اونچے طبقے تک اسلام کا صحیح پیغام پہنچانے کے ذریعے خدا تعالیٰ نے مہیا فرمائے اور ان ذریعوں میں سے ہمیں بھی ایک ذریعہ بنا دیا۔

ان ذریعوں میں جو مقامی طور پر احمدیوں کو خاص سعادت نصیب ہوئی ہے ان میں مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب کا خاندان حسب سابق، اپنی سابقہ سپین کی روایات کے مطابق بہت مستعدی سے ہر پہلو سے ہر خدمت کے میدان میں صف اول میں رہا ہے اور ان کی ایک بیٹی طاہرہ بھی اپنی بڑی بہن کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے جنہوں نے سپین کی تقریبات میں غیر معمولی محنت کی تھی اسی شان کے ساتھ محنت کر کے جماعت احمدیہ کی تقریبات کو کامیاب کرانے میں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے ایک تاریخی سعادت حاصل کی ہے۔ پس ایک مبلغ نہیں بلکہ اس مبلغ کا سارا خاندان ہی مبلغ ہے۔ اور جو مخلص احمدی یہاں ملے ہیں ان کے اندر میں نے یہ صلاحیتیں دیکھی ہیں کہ اگر انہیں باقاعدہ مستعد کیا جائے تو وسیع پیمانے پر تبلیغ کے نئے رستے کھل سکتے ہیں چنانچہ ان کے ساتھ جو مجالس ہوئیں ان میں اس موضوع پر گفتگو ہوئی اور میں یہ اندازہ کرتا ہوں اور خدا تعالیٰ سے توقع رکھتا ہوں کہ میرا یہ اندازہ درست ہوگا اور وہ ایک نیا ولولہ لے کر نئے عزم لے کر اسلام کی تبلیغ کو پھیلانے کے لئے مستعد ہو چکے ہیں اور ان کی آنکھوں میں ان کی طرز میں ایسے ولولے میں نے دیکھے ہیں جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ آئندہ جب بھی خدا یہاں آنے کی توفیق دے گا اس سے پہلے یہ جماعت جو چند نفوس پر مشتمل ہے سینکڑوں بلکہ ہزارہا نفوس تک پھیل چکی ہوگی۔

صرف اب ایک مسئلہ یہاں باقی ہے کہ ابھی تک ہمیں باقاعدہ مسجد کے لئے زمین دستیاب نہیں ہوسکی۔ جو جگہ مشن کے طور پر خریدی گئی ہے وہ سردست اس چھوٹی جماعت کے لئے تو کافی ہے لیکن آئندہ جیسا کہ میں توقعات کا اظہار کیا ہے ضروریات کے لئے بالکل ناکافی ثابت ہوگی اور میری دعا یہ ہے کہ بہت جلد ناکافی ہو جائے اور اس عرصہ میں خدا تعالیٰ ہمیں ایک بہت عمدہ، بڑی وسیع زمین بھی مہیا فرما دے۔ آمین

جو Reception جماعت کی طرف سے کل یہاں دی گئی تھی اس Reception میں دنیا کے مختلف ممالک کے اور بعض بہت اہم ممالک کے سفارت کار بھی شریک ہوئے اور ان سے گفت و شنید کے دوران ان کے ممالک میں بھی تبلیغ کے نئے رستے نکلے بلکہ ایک ملک کے سفیر نے تو تقریب کے معاً بعد فون کر کے اس خواہش کا اصرار سے اظہار کیا کہ میں دوبارہ ملنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ان کے سفارت خانے جا کر ان سے گفتگو ہوئی اور اس سے مجھے یہ اندازہ ہے بڑی احتیاط کے ساتھ وہ وعدے کر رہے تھے لیکن ان کی طرز سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بڑے مخلصانہ طور پر وہ اپنے ملک میں احمدیت کی تعلیم کی اشاعت چاہتے ہیں۔ وعدے اس لئے نہیں کرتے کہ ممکن ہے کہ ان کی حکومت اس طرح ان کے ساتھ تعاون نہ کرے جس طرح وہ چاہتے ہیں لیکن ان کے محتاط الفاظ سے ایک بات قطعی طور پر ثابت ہو رہی تھی کہ وہ اپنی ذات میں عزم رکھتے ہیں اور چونکہ اسی ملک کے ایک اور سفیر نے بھی پہلے رابطہ کیا تھا اور اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا تھا اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ ان دونوں سفراء کی کوششیں انشاء اللہ بار آور ثابت ہوں گی اور اگر جماعت دعاؤں میں مشغول رہے اور اللہ تعالیٰ سے غیبی امداد طلب کرتی رہے تو ایک تقریب کئی اور تقریبات کے راستے کھول دیتی ہے اور ایک ملک میں مقبولیت کئی اور ملکوں میں مقبولیت کے سامان مہیا کر دیا کرتی ہے۔ اس طرح ہمارے دروازے اور میدانوں میں کھلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں صرف یہ ایک فکر لاحق ہوتی ہے کہ نئے تقاضوں کو ہم پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں گے یا نہیں اور ان نئی ذمہ داریوں کو کماحقہ ادا کرسکیں گے کہ نہیں لیکن چونکہ یہ دروازوں کے کھلنے کا جو سلسلہ جاری ہوا ہے یہ بھی ہماری کوششوں سے نہیں بلکہ محض اللہ کے فضل کے ساتھ جاری ہوا ہے اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ وہی فضل ہمارا حامی و مددگار ہوگا اور ان نئے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ہمیں نئی جوان ہمتیں عطا کرے گا، نئے حوصلے بخشے گا، نیا استحکام جماعت کو عطا کرے گا اور جو نئی زمینیں ہم اسلام کے لئے فتح کریں گے ساتھ ساتھ ان کو مستحکم کرتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔ جماعت احمدیہ کے لئے ساری عالمگیر جماعت احمدیہ کے لئے بہت سی خوشخبریاں ہیں جو ظاہر ہو چکی ہیں اور بہت سی ظاہر ہو رہی ہیں اور اس جوبلی کے سال کا پھل ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کثرت سے کھا رہے ہیں کہ دشمن کے لئے سوائے حسرت اور ناکامی اور دانت پیسنے کے کچھ بھی باقی نہیں رہا۔

اللہ تعالیٰ دشمن کے اس بڑھتے ہوئے غیظ و غضب کو ہمارے لئے مزید فضلوں کا موجب بنا دے اور اس کا جو دکھ جو تکلیف جماعت کو پہنچی ہے اپنے فضل سے اس کثرت سے برکتیں نازل فرمائے کہ وہ دکھ راستہ چلتے ہوئے ایک معمولی سے کانٹے کے دکھ سے بھی کم حیثیت کا دکھ رہ جائے اور خدا کے فضل ہمیں ہر آن ہر پہلو سے بڑھاتے چلے جائیں۔ (آمین)

(خطبہ جمعہ 9/ مارچ 1990ء فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بمقام Caia پرتگال)

خطبہ جمعہ 23/مارچ 1990ء میں دورہ پرتگال کا ذکر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 23/مارچ 1990ء کے خطبہ جمعہ میں اپنے دورہ پرتگال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''دو تین تازہ باتیں ہیں جو اس سلسلے میں آپ کے سامنے بیان کرنی تھیں۔ ایک تو اس سفر سے تعلق رکھتی ہے جو ابھی میں نے حال ہی میں کیا اور گزشتہ سال تشکر کے سال کا یہ آخری سفر تھا جس میں فرانس سے گذرتے ہوئے پہلے تو پرتگال گئے اور پھر پرتگال سے سپین اور سپین سے پھر واپس فرانس کے راستے واپس پہنچے۔ پرتگال جیسا کہ آپ جانتے ہیں ایک ایسا ملک ہے جہاں صرف دو سال پہلے ایک مبلغ کو بھیجا گیا تھا مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کو اور جیسے وہ درویش صفت انسان ہیں اُسی طرح کے وہ دُعا گو بھی ہیں اور بہت دُعائیں کر کے کام کرنے والے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اُن کی دعاؤں کو پھل لگایا اور اس وقت تک جب میں گیا ہوں خدا تعالیٰ کے فضل سے نو بیعتیں وہاں ہو چکی تھیں اور ان نو میں آگے پھر پھیلنے کا جذبہ پایا جاتا تھا۔ ان میں سے ایک جو خالص پرتگالی نسل کے تھے وہ دیکھنے میں بالکل سادہ اور یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ جذباتی ہوں گے لیکن ان کی شخصیت کے اندر چھپے ہوئے بعض ایسے خواص تھے جو رفتہ رفتہ ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ بہت کم گو اور اپنے جذبات کو ضائع نہ کرنے والا مزاج تھا لیکن جب ان سے رخصت ہو کر ہم سپین پہنچے تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہاں وہ استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ جو ان کی زبان جانتے تھے میں نے اُن سے کہا کہ پوچھو کہ ہم ان کو الوداع کہہ کے آئے تھے اور انہوں نے ہمیں رخصت کیا تھا یہ یہاں کہاں سے آ گئے؟ اُنہوں نے کہا کہ یہ تو آپ سے پہلے سے یہاں پہ پہنچے ہوئے ہیں۔ آگے انہوں نے ہمیں یہ بتایا کہ رخصت کر کے مجھے بے چینی لگ گئی اور میں نے کہا کہ جب تک میرا بس ہے میں ساتھ ضرور دوں گا۔ چنانچہ جاتے ہی وہاں جو استقبال کی تیاریاں تھیں اُن میں سب سے زیادہ اُنہوں نے محنت کی۔ جو جھنڈیاں لگائیں اُنہوں نے لگائیں، جھاڑو اپنے ہاتھ سے دیئے اور حیرت انگیز اخلاص کا اظہار کیا جس سے سپین کی جماعت کو بھی بڑی روحانی تقویت ملی۔ جو دوسرے ممالک سے تعلق رکھنے والے بعض افریقن ممالک کے دوست تھے جو پرتگیزی اثر کے نیچے ہیں ان میں بھی میں نے بہت ہی جذبہ دیکھا اور تمام پرتگال کے معززین کی بہترین نمائندگی ہماری ریسپشن (Reception) میں ہوئی۔ اس سلسلہ میں مَیں گزشتہ خطبے میں کچھ ذکر کر چکا ہوں ان باتوں کو دہرانے کی ضرورت نہیں لیکن یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں زمین تیار ہے اور بہت تیزی سے جماعت احمدیہ کی محبت بڑھ رہی ہے۔ ٹیلی ویژن نے، ریڈیو نے، اخبارات نے جماعت احمدیہ کے چرچے کئے اور جہاں جہاں بھی ہم ٹھہرے اور جہاں جہاں بھی ہمارے رابطے ہوئے وہاں ہم نے غیر معمولی محبت، جوابی محبت کو اُبھرتے ہوئے دیکھا اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایسے رابطے پیدا ہوئے جن سے انشاء اللہ تعالیٰ نہ صرف اُس ملک میں بلکہ اور بھی دوسرے ملکوں میں احمدیت کی داغ بیل ڈالنے کے امکانات روشن ہوئے ہیں۔ مثلاً ہماری ریسپشن میں وہاں کی تمام پارٹیوں کے نمائندگان شامل تھے اور مقامی طور پر حکومت کے نمائندگان اور معزز شخصیتیں بھی لیکن اس کے علاوہ بہت سے دیگر ممالک کے ایمبیسیڈرز تشریف لائے ہوئے تھے اور اُن ایمبیسیڈرز نے جس طرح سوال و جواب میں حصہ لیا اور اُس کے بعد جس محبت سے اظہار کیا ہے اُس کو دیکھ کر یقین نہیں آتا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیونکہ جماعت احمدیہ تو بالکل غیر معروف تھی، کسی کو کانوں کان بھی خبر نہیں تھی کہ جماعت احمدیہ کوئی موجود ہے لیکن دیکھتے دیکھتے ساری فضا پلٹ گئی۔ کوئی ریڈیو سے رابطہ نہیں تھا لیکن کیونکہ ایسی مجلس جس میں معززین تشریف لائیں وہاں ٹیلی ویژن اور ریڈیو کو خود بخود دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے اس لئے نیشنل ٹیلی ویژن کی ایک نمائندہ وہاں تشریف لائی ہوئی تھی انہوں نے ساری تقریب کی کارروائی کو ٹیلی وائز کیا اور پھر ہمیں بتایا کہ کل یہ فلاں وقت نشر ہوگی اور یہ بھی وعدہ کیا کہ میں اس کی مکمل کاپی آپ کو دے دوں گی تاکہ آپ بھی اس سے استفادہ کریں۔ بعض ایمبیسیڈرز نے تو دونوں ہاتھوں سے میرا ہاتھ پکڑ کر جانے سے پہلے بارہا یہ کہا کہ I am deeply touched کہ میرے دل میں گہرائی تک اثر ہو گیا ہے اور وہ ہاتھ ہی نہیں چھوڑتے تھے، زیادہ انگریزی نہیں آتی تھی یہی فقرہ بار بار کہے جاتے تھے اور پھر اپنے کارڈز دیئے اور آئندہ مستقل تعلق رکھنے کی تاکید کی۔ ایک ایمبیسیڈر صاحب کا وہاں جہاں مشن ہاؤس میں ہمارا اقیام تھا وہاں پہنچتے پہنچتے فون آ گیا کہ میں تو دوبارہ ملنا چاہتا ہوں۔ مجھے آپ دوبارہ وقت دیں چنانچہ دوسرے روز پھر ہم اُن کے ہاں حاضر ہوئے اور بڑی محبت کے ماحول میں گفتگو ہوئی جو موضوع تھا گفتگو کا وہ یہ تھا کہ ہمارے ملک میں آپ جلدی پہنچیں اور کس طرح پہنچیں؟ اس سلسلے میں انہوں نے مجھ سے باتیں کیں کہ میں مدد کرنا چاہتا ہوں اور اگر آپ آنا چاہیں دروازے کھلے ہیں اور میں اپنی حکومت سے رابطہ کرتا ہوں میں یہ وعدہ تو نہیں کرسکتا کہ میں سو فیصدی کامیاب ہو جاؤں گا لیکن میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی انتہائی کوشش ضرور کروں

بقیہ صفحہ 16 پر

عبدالہادی قریشی۔ نمائندہ الفضل آن لائن سیرالیون

جامعۃ المبشرین سیرالیون کی سالانہ تقریبِ تقسیمِ انعامات

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعۃ المبشرین سیرالیون کو مورخہ 31 / جولائی 2022ء کو اپنی سالانہ تقریبِ تقسیمِ انعامات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

اس روز امیر جماعت سیرالیون مکرم موسیٰ میوا صاحب دن دس بجے اپنے وفد کے ہمراہ جامعۃ المبشرین سیرالیون پہنچے جہاں جامعہ کے طلباء، پرنسپل صاحب اور اساتذہ نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے جامعہ کے سٹاف کے ساتھ ایک میٹنگ کی جس میں اس سال ہونے والے امتحانات اور طلباء کی کارکردگی اور جامعہ کے دیگر امور کا جائزہ لیا گیا۔

میٹنگ کے بعد تقریبِ تقسیمِ انعامات کا باقاعدہ آغاز مکرم امیر صاحب کی صدارت میں دن بارہ بجے جامعۃ المبشرین کے ہال میں تلاوتِ قرآنِ کریم و ترجمہ سے ہوا۔ عزیزم محمد ییرو کمارا صاحب نے تلاوت و ترجمہ پیش کیا۔ مکرم امیر صاحب کے ساتھ سٹیج پر مکرم مولانا سعید الرحمن صاحب مبلغ انچارج، مکرم مبارک احمد گھمن صاحب پرنسپل جامعہ، مکرم عقیل احمد صاحب ریجنل مبلغ اور مکرم اسماعیل نالو صاحب صدر جماعت بو ریجن بھی موجود تھے۔

تلاوت کے بعد عزیزم علی بی کانو اور ان کی ٹیم نے ایک اردو نظم پیش کی۔ جس کے بعد مکرم الحاجی نذیر علی کمانڈا بونگے صاحب نے امیر صاحب اور ان کے ساتھ آنے والے مہمانان کا تعارف کروایا۔ مکرم پرنسپل صاحب جامعہ نے تمام مہمانان کو خوش آمدید کہا اور عربی میں بولے جانے والے الفاظ اھلاً و سھلاً و مرحبا کے معنی بیان کئے۔

اس کے بعد مولوی سلیمان حمزہ کمارا صاحب استاذ جامعہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔

مختصر سالانہ رپورٹ پیشِ خدمت ہے۔

سالانہ رپورٹ

جامعۃ المبشرین کا کورس چار سالہ ہے اور طلباء کی تعداد اس وقت 57/ ہے اور اساتذہ کی کل تعداد 10 / ہے۔ اور اس میں درج ذیل مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔

ناظرہ، ترجمۃ القرآن، تفسیرالقرآن، حدیث، اردو، فقہ، کلام، موازنہ مذاہب، تاریخ و سیرت، عربی ادب، عربی صرف و نحو اور انگریزی۔

جامعہ کی باقاعدہ تدریس کے علاوہ طلباء کی علمی، ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو ابھارنے کے لئے جامعہ میں تین شعبہ جات ہیں۔

مجلسِ علمی

مجلسِ ارشاد

مجلسِ العاب

نئے سال کے آغاز پر ہی جامعہ کا ایک تفصیلی سالانہ پروگرام مرتب کیا جاتا ہے اور اس کے مطابق سال بھر میں جامعہ کے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

مجلسِ علمی کے تحت طلباء کو تین گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (نور گروپ۔ محمود گروپ، ناصر گروپ) اس سال تینوں گروپس کے مابین گیارہ انفرادی اور نو اجتماعی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں تلاوتِ قرآنِ کریم، حفظِ قرآن، حدیث کوئز، قصیدہ خوانی انفرادی، قصیدہ خوانی اجتماعی، اذان، مضمون نویسی، فی البدیہہ انگریزی تقریر، لطیفہ گوئی، کوئز لائف آف احمد علیہ السلام، کسوٹی، پیغام رسانی، کوئز لائف آف محمد ﷺ، دینی معلومات، معلوماتِ عامہ، اردو نظم، خلافت کوئز، فی البدیہہ مضمون نویسی اور انگریزی تقریر کے مقابلہ جات شامل تھے۔

مجلسِ ارشاد کے تحت اس سال بارہ سیمینار منعقد ہوئے جن میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ، وفاتِ مسیح علیہ السلام، وقفِ زندگی کی اہمیت، ختمِ نبوت اور صداقت حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام، جماعت احمدیہ کا مالی نظام، جلسہ سالانہ کی غرض و غایت، یومِ مصلح موعود، جادو ٹونے اور بدعات کے خلاف جہاد، یومِ مسیحِ موعود علیہ السلام، قرآنِ کریم کی اہمیت، یومِ خلافت اور سیرالیون کا یومِ آزادی شامل ہیں۔

جامعہ کی سالانہ کھیلیں مئی کے مہینہ میں منعقد کی گئیں۔ ابتدائی راؤنڈز مارچ کے مہینہ میں منعقد ہوئے اور فائنل مقابلہ جات مئی میں کروائے گئے۔ ٹیم مقابلہ جات میں فٹ بال، والی بال، باڑی، رسہ کشی اور ریلے ریس شامل ہیں جب کہ انفرادی مقابلہ جات میں سو میٹر دوڑ، پانچ سو میٹر دوڑ، بوری ریس، تین ٹانگ دوڑ، اونچی چھلانگ، لمبی چھلانگ، نشانہ غلیل، روک دوڑ، تیز پیدل چلنا اور کراس کنٹری وغیرہ شامل ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھی جامعہ میں قائم ہے اور اور اپنے معمول کے کاموں کے ساتھ ساتھ طلباء کے لئے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔ مہینہ میں ایک بار اجلاسِ عاملہ اور ایک بار اجلاسِ عام کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور یہ سکھایا جاتا ہے کہ فیلڈ میں کس طرح ان ذیلی تنظیموں کو فعال کرنا ہے۔

جامعہ کے طلباء بوشہر کے تین مختلف مقامات پر روزانہ کی بنیاد پر کلاسز کا انعقاد کرتے ہیں اور اطفال، ناصرات اور خدام کو یسرنا القرآن، ناظرہ قرآن کریم، نماز سادہ و باترجمہ اور دینی معلومات سکھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر جمعہ کے روز جامعہ کے بعض طلباء قریب کی جماعتوں میں جاکر نمازِ جمعہ بھی پڑھاتے ہیں۔ اسی طرح ہفتے میں ایک بار طلباء گروپس کی صورت میں شہر کے مختلف حصوں میں جاتے ہیں اور لوگوں کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچاتے ہیں اور ان کے سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔

رمضان کے مہینہ میں طلباء ملک کی مختلف جماعتوں میں جاکر وقفِ عارضی کرتے ہیں جہاں وہ انہیں نمازوں، نمازِ جمعہ اور نمازِ تراویح کی امامت کرواتے ہیں اور انہیں قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن مجید، نماز سادہ و باترجمہ اور دینی معلومات

سکھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ باقاعدہ درس کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ واپسی پر طلباء اپنی کارکردگی رپورٹ جامعہ انتظامیہ کو جمع کرواتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طلباء جامعہ کو ان کی ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ اپنے وقفِ زندگی کے عہد کو کماحقہ پورا کرنے والے ہوں۔ آمین۔

سالانہ رپورٹ کے بعد خاکسار عبدالہادی قریشی انچارج مجلسِ علمی نے مکرم امیر صاحب سے گزارش کی کہ وہ علمی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائیں۔ اس سال مجلسِ علمی کے بہترین طالبِ علم کا اعزاز عزیزم محمد ییرو کمارا کو حاصل ہوا اور نور گروپ کو بہترین گروپ کا اعزاز حاصل ہوا۔

مکرم مولوی مولائی فورنا صاحب انچارج ورزشی مقابلہ جات نے ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے طلباء کے ناموں کا اعلان کیا اور ان کو انعامات سے نوازا گیا۔ اس سال عزیزم ابراہیم کروما نے بہترین کھلاڑی کا اعزاز حاصل کیا اور بسالت گروپ بہترین گروپ قرار پایا۔

مکرم مولوی ادریس احمد صاحب نگران شعبہ امتحانات نے اول دوم اور سوم آنے والے طلباء کے ناموں کا اعلان کیا اور مکرم امیر صاحب نے انہیں انعامات سے نوازا۔ سال اول میں عزیزم اسحاق بخاری، سال دوم میں عزیزم علی بلا، سال سوم میں عزیزم جبریل کمارا اور سال چہارم میں عزیزم علی بی کانو نے اول پوزیشن حاصل کی۔ اس سال کل 19 طلباء اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد میدانِ عمل میں شامل ہو رہے ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے ان طلباء کو اعزازی سندوں اور قرآن کریم باترجمہ سے نوازا۔

تقسیمِ انعامات کے بعد طلباء کے ایک گروپ نے قصیدہ پیش کیا۔

سب سے پہلا خطاب مکرم مبلغ انچارج مولانا سعید الرحمن صاحب کا تھا۔ آپ نے اپنے خطاب میں طلباء کو نصیحت فرمائی کی جامعہ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہیں علم کا حصول جاری رکھنا چاہئے اور یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اب ہم عالم بن گئے ہیں۔ آپ نے بعض لوکل مبلغین کی مثال پیش کی کہ کس طرح انہوں نے جامعہ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے مطالعہ کو جاری رکھا اور اب اپنے علم کی وجہ سے وہ مزید بہتر طور پر جماعت کی خدمت کر پا رہے ہیں۔ اسی طرح آپ نے ایک اور لوکل معلم کی مثال بھی پیش کی کہ کس طرح اُن کو ان کی ایک بہن نے یہ آفر کی کہ وہ اپنا وقف چھوڑ کر ان کے

ساتھ آسٹریلیا چلے جائیں اور اگر وہ ان کی بات نہیں مانیں گے تو وہ ان کی کوئی مالی مدد نہیں کریں گے مگر انہوں نے اس بات کو نہ مانا اور دین کو دنیا پرمقدم رکھتے ہوئے اپنے عہد وقفِ زندگی کو نبھا رہے ہیں۔

امیر جماعت سیرالیون مکرم موسیٰ میوا صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں طلباء کونصیحت فرمائی کہ وہ خلافتِ احمدیہ اور خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں اور انہیں ان کے اس مقام کی عزت کرنی چاہیئے۔ اور کوئی ایسی حرکت ان سے سرزد نہ ہو جو اس مقام ان کی شان کے خلاف ہو۔ آپ نے انہیں یہ یقین دلایا کہ زندگی وقف کر کے انہوں نے کوئی غلطی نہیں کی بلکہ انہوں نے اپنی زندگی کے استعمال کا بہترین راستہ اختیار کیا ہے۔ آپ نے انہیں توجہ دلائی کہ علم کے حصول کے بعد انہیں مغرور نہیں ہونا چاہئے بلکہ اور

زیادہ عاجزی اختیار کرنی چاہیئے۔ آپ نے انہیں یہ بھی نصیحت فرمائی کہ ان کی کامیابی کا دارومدار دعاؤں اور خلافت کے ساتھ وابستگی میں ہے۔

تقریر کے بعد آپ نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ بابرکت پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ دعا کے بعد حاضرین کو ظہرانہ پیش کیا گیا۔ یہ پروگرام قریبا چار بجے اختتام پذیر ہوا اور جب دو بجے نمازِ ظہر کا وقت ہوا تو تمام حاضرین نے مکرم امیر صاحب کی اقتداء میں نماز، ظہر وعصر باجماعت ادا کی۔

کھانے کے بعد جامعہ کے طلباء، اساتذہ اور دیگر شاملین کے ساتھ ایک گروپ فوٹو ہوا۔

گروپ فوٹو

گروپ فوٹو کے بعد مکرم امیر صاحب نے جامعہ کی مختلف عمارات جن میں کلاس روم، جامعہ ہال، بورڈنگ ہاؤس، کچن و میس وغیرہ کا جائزہ لیا۔

دورہ جامعۃ المبشرین

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے مدرسۃ الحفظ سیرالیون کے طلباء کی رہائش کا جائزہ لیا اور مدرسہ انچارج حافظ اسد اللہ وحید صاحب سے طلباء کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔

قریبا شام پانچ بجے مکرم امیر صاحب اور ان کا وفد فری ٹاؤن کے لئے واپس روانہ ہوئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طلباء جامعہ و اساتذہ کو اپنی ذمہ داریاں کماحقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اپنے عہد وقف کو نبھانے والے ہوں، خلافتِ احمدیہ کے وفادار اور اطاعت گزار ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور قبول کئے جائیں۔ آمین

رپورٹ: محمد افضل ظفر۔ مبلغ سلسلہ ایلڈوریٹ ریجن، کینیا

ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت

اللہ تعالیٰ کے فضل، خلافت احمدیہ کے فیضان اور ایم ٹی اے کی برکت سے دنیا کے کسی بھی کونے میں جماعت احمدیہ کا کوئی بھی پروگرام ہو جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنفس بفیس شامل ہو رہے ہوں یا موجودہ مواصلاتی ذرائع سے شرکت فرما رہے ہوں دنیا کے ہر گوشے میں بسنے والے کروڑوں احمدی مردوزن اس میں شامل ہو کر اس کی برکات سے مستفیض ہوتے اور اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے ہیں۔ یوں تو جماعت کے ہر اس پروگرام کی افادیت و اہمیت مسلم ہے جس میں کسی بھی طور پر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ شرکت فرما رہے ہوں مگر جلسہ سالانہ یوکے کو اپنی انٹرنیشنل و مرکزی حیثیت کی وجہ سے ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ جونہی جلسہ سالانہ یوکے دن قریب آتے ہیں تو پوری دنیا کی احمدی جماعتوں میں اس جلسہ سے مستفید ہونے کی تیاریاں شروع کر دی جاتی ہیں۔ امسال یہ جلسہ اگرچہ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پرصرف یوکے کے احباب کی شرکت تک محدود کر دیا گیا تھا مگر ایم ٹی اے کی وساطت سے جلسہ ہذا کے روحانی وعلمی فیوض و برکات سے پوری جماعت احمدیہ عالمگیر متمتع ہوئی اور جلسہ کی روح رواں اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت

اور ارشادات عالیہ سے روحانی و ذہنی تسکین حاصل کی۔ الحمد للہ جماعت احمدیہ کینیا بھی اس روحانی مائدہ سے سیر ہونے والے خوش نصیبوں میں سے ہے جنہوں نے جلسہ سالانہ یوکے تینوں دن ایم ٹی اے کے ذریعہ اس کے پروگراموں میں شرکت کی اور اپنے پیارے امام کی زیارت کرنے کے علاوہ آپ کے ارشادات و فرمودات سنے اور جلسہ کے روح پرور نظاروں سے تسکین جان حاصل کی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

جلسہ سالانہ یوکے کے انعقاد سے کئی روز پہلے مکرم امیر صاحب کینیا نے تمام مبلغین، اور معلمین نیز احباب جماعت کو جلسہ ہذا کا پروگرام بھجوا دیا تھا جسے پرنٹ کر کے اور واٹس ایپ اور دیگر دوسری سوشل ویب سائٹس کے ذریعے تمام افراد جماعت تک پہنچایا گیا اور ایم ٹی اے کے ذریعہ اجتماعی و انفرادی طور پر جلسہ کے کاروائی دکھانے کا بندوبست کیا گیا جس کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیا کے طول وعرض میں ہزاروں احمدیوں نے جلسہ ہذا کو دیکھنے کی سعادت حاصل کی۔ اور اپنے عزیز و اقرب اور رشتہ داروں کو بھی مدعو کر کے اپنی اس خوشی میں شامل کیا۔ اکثر جگھوں پر اجتماعی لنگر کا بندوبست بھی کیا گیا۔

مکرم محمد احمد عدنان ہاشمی صاحب انچارج نیروبی ریجن کی اطلاع کے مطابق ان کے ریجن کی پانچوں جماعتوں میں نماز سنٹرز میں اجتماعی طور پر جلسہ سالانہ یوکے کے پروگرام دیکھنے کے علاوہ درجنوں احمدیوں نے اپنے اپنے گھروں میں بھی ان پروگراموں کو دیکھا اور اپنے دوستوں، عزیز واقارب اور زیر تبلیغ احباب کو بھی مدعو کیا اور سنٹرز میں لنگر کا اہتمام بھی کیا گیا۔ اسی طرح نکورو ریجن سے مکرم ناصر محمود مبلغ سلسلہ نے اپنے ریجن کی چھ جماعتوں میں اجتماعی طور پر جلسہ سالانہ یوکے کے پروگرام دکھائے جانے کی اطلاع دی جہاں 200 سے زائد احباب نے شرکت

کی۔ کسومو ریجن کے انچارج مکرم فہیم احمد لکھن صاحب نے ریجن ہذا کی پانچ جماعتوں میں اجتماعی طور پر جلسہ یوکے پروگرام دکھانے کے علاوہ متعدد گھروں میں بھی جلسہ کے پروگرام دیکھنے کی رپورٹ دی ہے جس میں احباب جماعت نے بھرپور شرکت کی اور لنگر کا بھی بندوبست کیا۔ ایلڈوریٹ ریجن میں بھی اجتماعی اور انفرادی طور پر جلسہ ہذا کی کاروائی دکھائی گئی۔ مکرم ملک بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ ویسٹرن ریجن نے بھی سات مختلف مقامات پر اجتماعی اور متعدد گھروں میں انفرادی طور پر جلسہ کے پروگرام دیکھے جانے اور لنگر کے اہتمام کی اطلاع دی ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ ان پروگراموں کا نومبایعین اور غیراز جماعت مہمانوں پر بہت اچھا اثر پڑا ہے اور انہوں نے بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ مکرم عبد اللہ حسین جمعہ صاحب مبلغ سلسلہ ٹاویٹا نے اپنے ریجن کی تینوں جماعتوں میں تینوں دن احباب جماعت کے نماز سنٹرز میں آ کر جلسہ کی کارروائی دیکھنے اور لنگر کے اہتمام کا ذکر کیا ہے۔ مکرم شیخ یوسف رشید اباٹ صاحب انچارج مبلغ کوسٹ بی ریجن نے اپنے ریجن میں اجتماعی اور انفرادی طور پر جلسہ ہذا کے پروگرام دکھانے اور لنگر کا بندوبست کرنے کی رپورٹ دی ہے۔ کوسٹ بی ریجن سے مکرم چوہدری بشارت احمد طاہر صاحب نے بھی اپنے ریجن کی جماعتوں میں جلسہ سالانہ لندن کے پروگرام اجتماعی اور انفرادی طور پر دکھاے جانے کا اہتمام کیا۔ الحمد للہ علی ذلك اس طرح باقی ریجنز میں بھی جلسہ کی برکات سے مستفیض ہونے کے پروگرام مرتب کیے گئے۔

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

بقیہ: پرتگال میں جماعت احمدیہ کا قیام...... از صفحہ 13

گا کیونکہ انہوں نے بتایا کہ میرے نزدیک ہمارے ملک کو جماعت احمدیہ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا ورنہ انسان کہاں یہ تبدیلیاں دلوں میں پیدا کرسکتا ہے۔ یہ اُس خاص سال کی برکت ہی ہے جسے جشن تشکر کا سال کہتے ہیں اور چونکہ وہ مباہلے کا بھی سال تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس دہری برکتیں دی ہیں، غیرمعمولی کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں۔

(خطبہ جمعہ 23/ مارچ 1990ء فرمودہ حضرت مرزا طاہر احمد، خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

جہاں زمین ختم ہوتی ہے اور سمندر شروع ہوتا ہے

(Cabo de Roca کابو دی روکا) پرتگال اور براعظم یورپ کا سب سے مغربی مقام ہے جس کے بعد بحرِ اوقیانوس شروع ہوتا ہے اور امریکہ سے جاملتا ہے۔ یہ مقام Serra de Sintra کے پہاڑی سلسلہ کا انتہائی مغربی کنارہ ہے جو بالآخر بحرِ اوقیانوس میں ڈوب جاتا ہے۔ یہاں پر نصب ایک تختی پر یہ الفاظ تحریر ہیں۔

"Onde a terra se acaba e o mar começa"

جہاں زمین ختم ہوتی ہے اور سمندر شروع ہوتا ہے۔

یہ الفاظ پرتگالی زبان کے مشہور شاعر Luís Vaz de Camões کی شہرۂ آفاق شاعری کا ایک مصرعہ ہے جس کا سیاق و سباق پرتگیزیوں خاص طور پر پرتگیزی عورتوں کے ان جذبات کی عکاسی کرتا ہے جن کے کچھ پیارے نئی دنیاؤں کو دریافت کرنے کی دھن میں اور کچھ جنگوں میں ہیرو بننے کا عزم لے کر اسی سمندر کی بے پناہ وسعتوں میں ہی کھو گئے اور پھر کبھی لوٹ نہ سکے۔ اس مصرعہ میں پنہاں کرب کا اندازہ یہاں کے لوک گانوں اور موسیقی سے بھی ہوتا ہے جو Fado کے نام سے موسوم ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا تھا کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ اور اسی کے فضل اور قدرتوں کا یہ ثبوت ہے کہ یہ الہام دنیا کے ہر خطہ میں، ہر دور میں، ہر رنگ میں پورا ہوا۔ پرتگال بھی زمین کے کناروں میں سے ایک کنارہ ہے جہاں جماعتِ احمدیہ کا قیام 1987ء میں برازیل کی ایک احمدی خاتون محترمہ امینہ صاحبہ کے ذریعہ ہوا اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ اس ملک میں بھی پورا ہوا اور یہ سرزمین اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہوئی۔ پرتگال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پیغام کو پھیلانے والے پہلے مبلغ آپ کے ایک فدائی حضرت مولانا کرم الٰہی ظفر تھے جو 1988ء میں یہاں آپ کے سفیر کی حیثیت سے آئے اور آپ کے پیغام کو زمین کے اس کنارہ تک پہنچانے کے گواہ بنے۔ اور پھر بعد میں مارچ 1990ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے ورودِ مسعود کے ذریعے اس سرزمین کو عزت بخشی۔

ایک سبق آموز بات

انسانیت

انسانیت بلاتفریق مذہب وملت روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کے تعلق سے اپنے دل میں ہمدردی کا جذبہ رکھنا، ہر کسی کے دکھ درد میں کام آنا، کسی کی تکلیف پر بے قرار ہونا، کسی مصیبت زدہ کے آنسو پوچھنا، کسی بھوکے کو کھانا کھلانا، کسی ننگے کا تن ڈھانک دینا، راستہ میں گری ہوئی کوئی تکلیف دینے والی چیزوں کو ہٹا دینا، ہر کسی کی بھلائی اور خیر خواہی پیش نظر رکھنا، ان سب کے لئے رب العزت سے دعائے خیر کرنا، یہ تمام کام انسانیت کے دائرہ میں آتے ہیں، انسان عربی زبان کا لفظ ہے جو انس سے ماخوذ ہے۔ انسان تثنیہ کا صیغہ ہے۔ اُنس کے معنی محبت کے، انسان کا معنی دو محبت کے ایک خالق سے محبت دوسرے اس کی مخلوق سے محبت۔ خالق سے محبت اور اس کی مخلوق سے نفرت یہ انسانیت کے دائرہ میں شمار نہیں ہوتا۔

محمد عمر تماپوری۔ بھارت

دعا کا تحفہ

کلامِ الٰہی سن کر ربّانی وعدوں پر ایمان کا اظہار

اہلِ علم مومنوں کو جب کلامِ الٰہی پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ بارگاہِ الوہیت میں سجدہ ریز ہو کر یہ دعا کرتے ہیں۔

سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنۡ کَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا ﴿۱۰۹﴾

(بنی اسرائیل:109)

ہمارا رب (ہر عیب سے) پاک ہے اور ہمارے رب کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہنے والا ہے۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 40)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

فقہی کارنر

کشف قبور کا دعویٰ بے ہودہ بات ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

یہ لوگ جو کشف قبور لئے پھرتے ہیں یہ سب جھوٹ، لغو اور بے ہودہ بات ہے اور شرک ہے۔ ہم نے سنا ہے کہ اس طرف ایک شخص پھرتا ہے اور اس کو بڑا دعویٰ کشف قبور کا ہے۔ اگر اس کا علم سچا ہے تو چاہیئے کہ وہ ہمارے پاس آئے اور ہم اس کو ایسی قبروں پر لے جائیں گے جن سے ہم خوب واقف ہیں، مگر یہ سب بے ہودہ باتیں ہیں اور ان کے پیچھے پڑنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ سعید آدمی کو چاہئے کہ ایسے خیالات میں اپنے اوقات کو خراب نہ کرے اور اس طریق کو اختیار کرے جو اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کے صحابہؓ نے اختیار کیا۔

(بدر 19 مارچ 1908ء صفحہ 5)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

طلوع وغروب آفتاب

10/ ستمبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:49	18:29
مدینہ منورہ	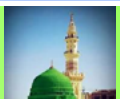	04:47	18:31
قادیان		04:46	18:41
ربوہ		04:26	18:21
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:00	19:30